Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ — بدر — قادیان

The weekly BADR Qadian

جلد 63 — شمارہ 42

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 ذوالحجۃ 1435 ہجری / 16 اخاء 1393 ہش / 16 اکتوبر 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اگر یہ انسان کا افترا ہوتا تو کب کا ضائع ہوجاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذاب میں ہوسکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کیلئے طیار ہوجائے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ ''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔'' جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کیلئے مستعد ہیں ان کیلئے ذلّت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افترا ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذاب میں ہوسکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کیلئے طیار ہوجائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی۔ اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غم خوار ہوئے۔ اور ناشناسا ہو کر پھر آشناؤں کا سا ادب بجالائے خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا اور حضرت عزت میں اس کی عزت کیا۔ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی تب اسی قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہوگئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کیلئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کیلئے مجھے حکم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔ مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پا سکتے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا اور جو اللہ جلّ شانہٗ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آ گئی۔ انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ و جلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرایہ میں اس کو پاوے اور شناخت کرلیوے۔ مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زیرکی کسی کو دوں۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے انہیں باتوں سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور یہی باتیں ان کیلئے جن کے دلوں میں کجی ہے زیادہ تر کجی کا موجب ہوجاتی ہیں۔ اب میں جانتا ہوں کہ نشانوں کے بارے میں میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ بات صحیح اور راست ہے کہ اب تک تین ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ وہ امور میرے لئے خدا تعالیٰ سے صادر ہوئے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور آئندہ ان کا دروازہ بند نہیں۔ ان نشانوں کیلئے ادنیٰ ادنیٰ میعادوں کا ذکر کرنا یہ ادب سے دور ہے خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے جب مکہ کے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کہ نشان کب ظاہر ہوں گے تو خدا تعالیٰ نے کبھی یہ جواب نہ دیا کہ فلاں تاریخ نشان ظاہر ہوں گے کیونکہ یہ سوال ہی بے ادبی سے پُر تھا اور گستاخی سے بھرا ہوا تھا انسان اس نابکار اور بے بنیاد دنیا کیلئے سالہا سال انتظاروں میں وقت خرچ کر دیتا ہے۔ ایک امتحان دینے میں کئی برسوں سے طیاری کرتا ہے وہ عمارتیں شروع کرا دیتا ہے جو برسوں میں ختم ہوں وہ پودے باغ میں لگاتا ہے جن کا پھل کھانے کیلئے ایک دور زمانہ تک انتظار کرنا ضروری ہے پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں کیوں جلدی کرتا ہے اس کا باعث بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ دین کو ایک کھیل سمجھ رکھا ہے انسان خدا تعالیٰ سے نشان طلب کرتا ہے اور اپنے دل میں مقرر نہیں کرتا کہ نشان دیکھنے کے بعد اس کی راہ میں کونسی جانفشانی کروں گا اور کس قدر دنیا کو چھوڑ دوں گا اور کہاں تک خدا تعالیٰ کے مامور بندہ کے پیچھے ہو چلوں گا بلکہ غافل انسان ایک تماشا کی طرح نشان کو سمجھتا ہے حواریوں نے حضرت مسیح سے نشان مانگا تھا کہ ہمارے لئے مائدہ اترے تا بعض شبہات ہمارے جو آپ کی نسبت ہیں دور ہوجائیں۔ پس اللہ جلّ شانہٗ قرآن کریم میں حکایتاً حضرت عیسیٰ کو فرماتا ہے کہ ان کو کہدے کہ میں اس نشان کو ظاہر کروں گا لیکن پھر اگر کوئی شخص مجھ کو ایسا نہیں مانے گا کہ جو حق ماننے کا ہے تو میں اس پر وہ عذاب نازل کروں گا جو آج تک کسی پر نہیں کیا ہوگا تب حواری اس بات کو سن کر نشان مانگنے سے تائب ہوگئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قوم پر ہم نے عذاب نازل کیا ہے نشان دکھلانے کے بعد کیا ہے اور قرآن کریم میں کئی جگہ فرماتا ہے کہ نشان نازل ہونا عذاب نازل ہونے کی تمہید ہے وجہ یہ کہ جو شخص نشان مانگتا ہے اس پر فرض ہوجاتا ہے کہ نشان دیکھنے کے بعد یکلخت حُبِّ دنیا سے دست بردار ہوجائے اور فقیرانہ دلق پہن لے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور ہیبت دیکھ کر اس کا حق ادا کرے لیکن چونکہ غافل انسان اس درجہ کی فرمانبرداری کر نہیں سکتا اسلئے شرطی طور پر نشان دیکھنا اس کے حق میں وبال ہوجاتا ہے کیونکہ نشان کے بعد خدائے تعالیٰ کی حجت اس پر پوری ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر پھر بھی کامل اطاعت کے بجالانے میں کچھ کسر رکھے تو غضب الٰہی اس پر مستولی ہوجاتا ہے اور اس کو نابود کر دیتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 349 تا 351)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 31

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف پر دُنیا میں نہیں تو خداتعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کی پیشگوئی پر اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی عمر کے متعلق پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

''مرزا نے ایک پیشین گوئی اپنی عمر کی بابت کی تھی جس کے مشرح الفاظ یہ ہیں: ''خداتعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر 80 برس کی ہوگی اور یا یہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم اور جو ظاہری الفاظ وحی کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔ (ضمیمہ جلد پنجم۔ براہین احمدیہ ص 97) عمر کی مدت تو صاف معلوم ہوگئی کہ کم سے کم چوہتر سال ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا پیدا کب ہوا اور فوت کب ہوا۔ ان دونوں امروں کے متعلق ہمیں زیادہ کریدنے کی ضرورت نہیں بلکہ صاف صاف مطبوعہ تحریر موجود ہے۔

مرزا کے معتمد خاص اور خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین اپنے رسالہ ''نور الدین'' میں مرزا کا سال پیدائش لکھ کر ایک نقشہ دیتے جاتے ہیں۔ سال پیدائش 1840ء بتایا ہے۔ مرزا کا انتقال 1908ء میں ہوا ہے اس حساب سے مرزا کی عمر 68 سال کی ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ نور الدین: ص170)

اس پیشگوئی نے امت مرزائیہ کو حد درجہ پریشان کیا ہے کیونکہ بات بالکل صاف اور معمولی سی ہے۔ مگر چونکہ اڑسٹھ کو چوہتر بنانا مشکل نہیں محال ہے اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ جس کو زمانے نے بگاڑا ہوا ُسے عطار کیوں کر سنوارے۔ (عمر مرزا کی بابت یہ پوری بحث معمولی سے تغیر کے ساتھ الہامات مرزا: طبع ششم ص114 سے ماخوذ ہے)''

(منصف 10 جنوری 2014)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

معترض کا یہ قول کہ ''عمر مرزا کی بابت یہ پوری بحث معمولی سے تغیر کے ساتھ الہامات مرزا'' سے ماخوذ ہے، صاف بتا رہا ہے کہ یہ پوری ''تحقیق'' اس کی اپنی نہیں۔ اب تحقیق اپنی نہیں تو کس بوتے پر اس قدر شوخی دکھائی گئی؟ کیا ثناء اللہ امرتسری معترض کو اس جھوٹ سے بچالیں گے۔

معترض نے جو حوالہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا دیا ہے وہ معترض کی تحریف کاری اور بددیانتی کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ اسی ایک حوالے سے عمر کی پیشگوئی کی صداقت ظاہر ہوجاتی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

''اب میری عمر 70 برس کے قریب ہے اور 30 برس کی مدت گذر گئی کہ خداتعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر 80 برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم ......اور نہ خداتعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میری عمر اسی سال سے ضرور زیادہ ہوجائے گی بلکہ اس بارے میں جو فقرہ وحی الٰہی میں درج ہے اس میں مخفی طور پر ایک امید دلائی گئی ہے کہ اگر خداتعالیٰ چاہے تو اسی برس سے بھی عمر کچھ زیادہ ہوسکتی ہے اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو 74 اور 86 کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258۔259)

اس جگہ حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اس وقت میری عمر تقریباً 70 سال ہے۔ براہین احمدیہ کا سن تصنیف فروری 1905ء ہے۔ 26 مئی 1908ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اس حساب سے آپ کی عمر تقریباً 74 سال ہوئی۔ جو عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔ اب بتائیں معترضین کہ ہم 68 کو 74 بنا رہے ہیں یا وہ 74 کو 68 بنا رہے ہیں۔ شرم آنی چاہئے ایسے رکیک اور بودے اعتراضات کرتے ہوئے۔

ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کی تعین کا مسئلہ زیر غور تھا اور یہ مشکل اس لئے پیش آرہی تھی کہ آپؑ کی تاریخ پیدائش کہیں بھی لکھی ہوئی کسی ریکارڈ میں موجود نہیں تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے ہیں، آپؑ کی تحریرات کی روشنی میں ایک نہایت مبسوط تحقیق کے ذریعہ اس مسئلہ کا حل پیش فرمایا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ وہ تحقیق بھی پیش کردی جائے تا کہ قارئین پر حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کا مسئلہ اچھی طرح واضح ہوجائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

''میں نے اس معاملہ میں کئی جہت سے غور کیا ہے اور اپنے اندازوں کو سیرۃ المہدی کے مختلف حصوں میں بیان کیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ گو مجھے یہ خیال غالب رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا سال 1836ء عیسوی یا اس کے قریب قریب ہے۔ مگر ابھی کوئی تاریخ معین نہیں کی جاسکی تھی لیکن اب بعض حوالے اور بعض روایات ایسی ملی ہیں جن سے معین تاریخ کا پتہ لگ گیا ہے۔ جو بروزِ جمعہ 14 شوال 1250 ہجری مطابق 13 فروری 1835ء عیسوی مطابق یکم پھاگن سمہ 1891 بکرمی ہے اس تعیین کی وجوہ یہ ہیں:۔

1۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعیین اور تصریح کے ساتھ لکھا ہے جس میں کسی غلطی یا غلط فہمی کی گنجائش نہیں کہ میری پیدائش جمعہ کے دن چاند کی چودھویں تاریخ کو ہوئی تھی۔

(دیکھو تحفہ گولڑویہ بار اوّل صفحہ 11 حاشیہ)

2۔ایک زبانی روایت کے ذریعہ جو مجھے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب کے واسطہ سے پہنچی ہے اور جو مفتی صاحب موصوف نے اپنے پاس لکھ کر محفوظ کی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ بیان فرمایا تھا کہ ہندی مہینوں کے لحاظ سے میری پیدائش پھاگن کے مہینہ میں ہوئی تھی۔

3۔مندرجہ بالا تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے متعدد بیانات سے بھی قریب ترین مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً آپ کا یہ فرمانا کہ آپ ٹھیک 1290 ہجری میں شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوئے تھے (حقیقۃ الوحی صفحہ 199) اور یہ کہ اس وقت آپ کی عمر 40 سال کی تھی۔

(تریاق القلوب صفحہ 68)

میں نے گزشتہ جنتریوں کا بغور مطالعہ کیا اور دوسروں سے بھی کرایا تا کہ یہ معلوم ہوسکے کہ پھاگن کے مہینہ میں جمعہ کا دن اور چاند کی چودھویں تاریخ کس کس سن میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس تحقیق سے یہی ثابت ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش 14 شوال 1250 ہجری مطابق 13 فروری 1835 عیسوی ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

تاریخ مع سن عیسوی	تاریخ چاند مع سن ہجری	دن	تاریخ ہندی مہینہ معہ سن بکرمی
۴/فروری ۱۸۳۱ء	۲۰ شعبان ۱۲۴۶ھ	جمعہ	۷/پھاگن سمہ ۱۸۸۷ بکرم
۱۷/فروری ۱۸۳۲ء	۱۴/رمضان ۱۲۴۷ھ	جمعہ	یکم پھاگن سمہ ۱۸۸۸ بکرم
۱۸/فروری ۱۸۳۳ء	۱۷/رمضان ۱۲۴۸ھ	جمعہ	۴/پھاگن سمہ ۱۸۸۹ بکرم
۲۸/فروری ۱۸۳۴ء	۱۸/شوال ۱۲۴۹ھ	جمعہ	۵/پھاگن سمہ ۱۸۹۰ بکرم
۱۳/فروری ۱۸۳۵ء	۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ	جمعہ	یکم پھاگن سمہ ۱۸۹۱ بکرم
۵/فروری ۱۸۳۶ء	۱۷/شوال ۱۲۵۱ھ	جمعہ	۳ پھاگن سمہ ۱۸۹۲ بکرم
۲۴/فروری ۱۸۳۷ء	۱۸ ذیقعدہ ۱۲۵۲ھ	جمعہ	۴/پھاگن سمہ ۱۸۹۳ بکرم
۹/فروری ۱۸۳۸ء	۲۰/ذیقعدہ ۱۲۵۳ھ	جمعہ	۷/پھاگن سمہ ۱۸۹۴ بکرم
یکم فروری ۱۸۳۹ء	۱۵/ذیقعدہ ۱۲۵۴ھ	جمعہ	۳/پھاگن سمہ ۱۸۹۵ بکرم
۲۱/فروری ۱۸۴۰ء	۱۶/ذی الحج ۱۲۵۵ھ	جمعہ	۴/پھاگن سمہ ۱۸۹۶ بکرم

(اس کیلئے دیکھو توفیقات الہامیہ مصری اور تقویم عمری ہندی)

اس نقشہ کی رُو سے 1832 عیسوی کی تاریخ بھی درست سمجھی جاسکتی ہے۔ مگر دوسرے قرائن سے جن میں سے بعض اوپر بیان ہوچکے ہیں اور بعض آگے بیان کئے جائیں گے صحیح یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش 1835 عیسوی میں ہوئی تھی۔ پس 13 فروری 1835 عیسوی مطابق 14 شوال 1250 ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ اور اس حساب کی رُو سے وفات کے وقت جو 24 ربیع الثانی 1326 ہجری (اخبار الحکم ضمیمہ مورخہ 28 مئی 1908ء) میں ہوئی۔ آپ کی عمر پورے 75 سال 6 ماہ اور دس دن کی بنتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کی تاریخ معین طور پر معلوم ہوگئی ہے۔ ہمارے احباب اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اسی تاریخ کو بیان کیا کریں گے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

خوابوں اور رؤیا و کشوف اور دیگر مختلف ذرائع سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اسلام احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی کے حیرت انگیز اور نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

یہ واقعات مَیں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

انہیں صرف ہمیں دلچسپ واقعات سمجھ کر نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔ دنیا تک صداقت کا پیغام پہنچانا ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ جمیل احمد گل صاحب آف جرمنی، عزیزہ سلینہ جمیلہ اور عزیزہ فاتح رعنا کی جلسہ سالانہ یوکے سے واپسی پر جرمنی میں گاڑی کے حادثہ میں وفات۔

مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 ستمبر 2014ء بمطابق 12 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 3 اکتوبر 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ دنوں امریکہ سے مجھے ایک خط آیا کہ جلسے پر آپ اپنی تقریر میں واقعات بیان کر رہے تھے کہ کس طرح لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ کس طرح تبلیغ کے ذریعہ اور براہ راست بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ لوگ ایمان میں مضبوط ہو رہے ہیں اور احمدیت کی سچائی بھی ان کے دلوں میں گڑتی چلی جارہی ہے۔ تو یہ سب سن کر وہ کہتے ہیں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میرے ذریعہ سے بھی دنیا کے اس حصہ میں کوئی احمدیت میں شامل ہو اور میں بھی اس طرح کے نشان دیکھوں۔ کہتے ہیں کچھ دیر کے بعد میرے فون کی گھنٹی بجی تو دوسری طرف ایک خاتون تھی۔ کہنے لگیں کہ میں نے کہیں سے بلکہ ویب سائٹ پر آپ کا نمبر دیکھا تھا تو مَیں فون کر رہی ہوں۔ مجھے اسلام میں دلچسپی ہے اور میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے آجائیں۔ خیر بڑی دُور کا سفر کر کے وہ ان کے پاس گئیں۔ اپنے حالات بتائے کہ کس طرح اسلام میں ان کی دلچسپی پیدا ہوئی۔ پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ سے انہوں نے مزید معلومات حاصل کیں جس کی وجہ سے ان کے خاوند اور سسرال جو کٹر عیسائی ہیں وہ بھی ان کے خلاف ہو گئے۔ ان کی ناراضگی مول لی۔ اس وجہ سے خاوند سے علیحدگی ہو گئی۔ ان کے دو بچے ہیں وہ بھی عدالت کے فیصلے کے مطابق خاوند کو دینے پڑے۔ لیکن انہوں نے سچائی کی تلاش کو مقدم رکھا اور یہ سب کچھ چھوڑ دیا۔ بہرحال کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی سائٹ پر جا کر میں نے گہرا مطالعہ کیا ہے اور ایم ٹی اے بھی باقاعدگی سے دیکھتی ہوں اور یہ بھی بتایا کہ دوسرے مسلمان فرقوں کی بھی معلومات لیں لیکن میری تسلی کہیں نہیں ہوئی۔ اور ہر مرتبہ جب بھی مَیں اسلام کی طرف توجہ کرتی تھی تو جماعت کا لٹریچر پڑھنے کی طرف میری توجہ رہتی تھی۔ ہمارے ان احمدی نے انہیں بتایا کہ گزشتہ دنوں ایم ٹی اے پر ہمارا جلسہ بھی تھا۔ انہوں نے کہا ہاں، وہ جلسہ بھی میں نے سنا اور اب میں حقیقی اسلام میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ یہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی جو اس وقت اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی اور وہاں موجود تھی۔ وہ یونیورسٹی میں شاید پڑھتی ہے، کہنے لگی کہ جب جلسے پر احمدیت میں نئے آنے والوں، نئے شامل ہونے والوں کے واقعات بیان ہو رہے تھے کہ کس طرح ان کو احمدیت کی صداقت پر یقین آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کے واقعات بیان ہو رہے تھے تو مَیں سمجھی تھی ان میں کچھ قصے ہیں، کچھ مبالغہ ہے۔ لیکن اس عورت کی یہ باتیں سن کر میرا ایمان بھی تازہ ہوا ہے کہ یہ مبالغہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دلوں کو پھیر رہا ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی کرتا ہے؟ پس بعض پڑھے لکھے لوگوں یا نوجوانوں میں بھی بعض دفعہ خیال آجاتا ہے کہ شاید کوئی واقعہ بڑھا چڑھا کر بیان ہو رہا ہو لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی واقعات یہاں بیان ہوتے ہیں، یہ قصے کہانیاں نہیں بلکہ حقائق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی ہوئی ہوا کے وہ چند نمونے ہیں جو مَیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایسے بیشمار واقعات ہوتے ہیں جن میں سے چند ایک مَیں لیتا ہوں اور جلسے کے لئے جو واقعات چنے جاتے ہیں وہ بھی وہاں بیان نہیں ہو سکتے۔ اس لئے گزشتہ سال مَیں نے کہا تھا کہ دوران سال بھی مَیں موقع ملا تو بیان کرتا رہوں گا۔ لیکن کچھ بیان ہوئے، کچھ نہیں ہو سکے۔ پھر اس سال کے بہت سارے واقعات جمع ہو گئے۔

بہرحال یہ واقعات مَیں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ کس طرح ہمیں بھی احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

بہرحال اس حوالے سے آج مَیں نئے شامل ہونے والوں کے کچھ واقعات بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ انہیں صرف دلچسپ واقعات سمجھ کر ہمیں نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ اپنی حالتوں کے جائزے لینے والی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت کے ساتھ سلوک پر شکرگزاری کے جذبات کا اظہار کرنے والی ہونی چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔ دنیا تک صداقت کا پیغام پہنچانا،

ان کی رہنمائی کرنا آج ہمارا کام ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور کس طرح اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اس کے نمونے پیش کروں گا۔

تیونس سے ایک صاحبہ منیہ صاحبہ ہیں وہ لکھتی ہیں کہ مجھے مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔ مَیں نے قرآن کریم اور کئی دوسری اسلامی کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن کئی باتوں کی سمجھ نہیں آتی تھی۔ مثلاً سورۃ النساء کی آیت وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ (النساء:158)۔ اسی طرح وفات مسیح کے متعلق دوسری آیات ہمیشہ میری توجہ کا مرکز رہیں کہ کیا مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا زندہ آسمان پر ہیں؟ پھر ریاض الصالحین میں دجّال کے اوصاف پڑھے اور خیال آیا کہ خیرِ اُمّت میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص کیسے بھجوا سکتا ہے؟ خیال آتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟ ان خیالات سے پریشان ہو جاتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتی تھی۔ اچانک ایک روز چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جو دوسرے تمام دینی چینلز سے مختلف تھا۔ اس پر ایک پادری کے ساتھ وفات مسیح پر بحث چل رہی تھی۔ دوسرے چینلز کے برعکس میزبان اور شرکاء کی گفتگو بڑی پُروقار تھی۔ اس دوران معلوم ہوا کہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ پھر باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور سارے مسائل آہستہ آہستہ سمجھ آتے گئے۔ پھر مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک احمدی نہ ہو جاؤں۔ بالآخر مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئی۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔

پھر یمن سے غمدان صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ مجھے چین میں جا کے چینی معاشرے میں رہنے کا موقع ملا اور ان کو بہت اچھے لوگ پایا۔ یہ بھی دیکھا کہ بعض عرب ان کے حسنِ معاملہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے اور ان کو برا بھلا بھی کہتے۔ مجھے خیال آتا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ لوگ اپنے تمام حسنِ اخلاق اور حسنِ عمل کے باوجود جہنم میں جائیں اور ہم صرف نام کے مسلمان ہونے پر جنّت کے وارث ٹھہریں؟ اس کے بعد کہتے ہیں، مَیں نے تحقیق کی اور اسلامی کتب پڑھنی شروع کیں۔ یہ تحقیق جاری رہی۔ مختلف اسلامی کتب اور چینلز دیکھے۔ اسی دوران ایک روز اچانک ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع مل گیا۔ اس میں بیان ہونے والے دلائل اتنے قوی تھے کہ ان کی قوت اور ہیبت سے میرا جسم کانپ اٹھا۔ ایسا لگا جیسے جسم میں کوئی بجلی کا کرنٹ لگا ہو۔ اس کے بعد مستقل ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کو دیکھتے دیکھتے بے اختیار رونے لگتا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ کیوں روتا ہوں۔ یہ احساس غالب تھا کہ خدا تعالیٰ نے خود مجھے اس چینل کی طرف رہنمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت جاننے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنے لگا۔ ہر بار مجھے اس کا جواب جسم پر کپکپی اور ذہنی اطمینان کی صورت میں ملتا۔ اس سے تسلّی ہو جاتی کہ مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا جن میں میرے اکثر سوالات کا جواب تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں بیعت کر کے جماعت کا حصہ بن گیا۔

پھر ہالینڈ سے Tom Overgoor صاحب، قبولیت کے اپنے واقعات کو لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ میری عمر 22 سال ہے اور یونیورسٹی کا طالب علم ہوں۔ میں نے 2014ء کے شروع میں ایمسٹرڈم میں مسجد بیت المحمود میں بیعت کی۔ مجھے ہمیشہ ہی سے دین سے لگاؤ تھا اور ایک خاص عمر میں تو خدا کی ہستی پر ایمان بھی بہت تھا مگر کبھی خاص مذہب کی طرف توجہ نہ تھی۔ مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی پھیل گئی ہے۔ یہ نوجوان ہے اور یہ ان کی سوچ ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی سوچنا چاہئے جو بعض پیدائشی احمدی ہیں اور اس بات پر سوچتے ہی نہیں۔ کہتے ہیں مجھے روز بروز اس بات کا احساس ہوتا گیا کہ دنیا میں برائی بہت پھیل گئی ہے۔ اس بات نے مجھے مجبور کیا اور مَیں زندگی کے مقصد کی تحقیق میں لگ گیا۔ مَیں نے بہت مطالعہ کیا اور دوستوں سے اس بارے میں گفتگو کی۔ اس تحقیق کے دوران میرا دل اسلام کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا۔ اس حوالے سے میں اپنے دو احمدی دوستوں کے ساتھ بھی گفتگو کرتا رہا۔ ان کے ساتھ ننسپیٹ میں جماعتی سینٹر بھی گیا جہاں جماعتی ماحول دیکھا۔ اس سے مجھ پر واضح ہو گیا کہ حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور اور مجھ پر یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقتاً اس دنیا میں آ چکے ہیں۔ تمام مسلمان اتحاد کی تلاش میں ہیں اور احمدیت ہی وہ واحد سلسلہ ہے جس میں حقیقی اور مضبوط اتحاد ہے اور جس میں حقیقی ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے۔ لکھتے ہیں مَیں نے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھا اور خط لکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمایا۔ اسلام کی حقانیت پورے طور پر مجھ پر واضح ہو گئی اور مسجد محمود جا کر میں نے بیعت کر لی۔ میں نماز پڑھنا سیکھ رہا ہوں۔ پاکباز زندگی گزارنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

پھر قرغیزستان سے سلامت صاحب ہیں۔ جماعت کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ جہاں مَیں کام کرتا ہوں وہاں میری ایک colleague رشین خاتون جو عیسائی تھیں ان کے ساتھ مذہب کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کہتے ہیں گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں ہے۔ انہیں اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی گئی تو کہنے لگی کہ مذہب کے بارے میں میرے جتنے بھی سوالات تھے مجھے ان کے جوابات مل گئے اور مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ واقعی اسلام حقیقی اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور اسلام کی صداقت پر ان کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ موصوفہ قادیان بھی گئیں اور بیعت بھی کر لی اور اب نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔

پھر ہالینڈ سے ہرجان (Arjan) صاحب جو کہ مذہباً عیسائی تھے، اپنی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت کے حصول کی ہمیشہ تلاش تھی مگر بائبل نے میری کبھی بھی حقیقی رہنمائی نہیں کی۔ ایک دن گھر سے نکلنے سے پہلے نہایت دلسوزی سے خدا کے حضور دعا کی کہ مجھے حق کی طرف رہنمائی فرما اور مجھے ایک ایسے وجود سے ملا جو مجھے تجھ سے ملا دے۔ یہ دن (ہالینڈ میں) بادشاہ کی سالگرہ کا دن تھا جب کہ سب لوگ باہر جا کر اپنے اپنے سٹال لگاتے ہیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہو گا کہ میں احمدیہ جماعت کے ایک بک سٹال سے گزرا۔ وہاں مجھے ایک احمدی دوست ملے جنہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور دیگر جماعتی لٹریچر کے علاوہ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کی کتاب دی۔ مَیں نے گھر جا کر اس کتاب کا مطالعہ کیا تو میری دنیا ہی بدل گئی۔ مجھ پر فوراً ظاہر ہو گیا کہ اس کتاب کا مصنف کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ خدا سے تعلیم یافتہ انسان ہی ایسی کتاب لکھ سکتا ہے اور اسلام واقعی سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد مَیں جلسہ سالانہ ہالینڈ اور جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان روحانی جلسوں نے مجھ پر ایک غیر معمولی اثر ڈالا اور مجھ پر واضح ہو گیا کہ یہ سب کچھ میری دعا کا جواب ہے جو میں نے مانگی تھی۔ میرے پاس انکار کی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ چنانچہ جلسہ جرمنی کے دوران انہوں نے بیعت کر لی۔

لیبیا سے ہالہ صاحبہ ہیں کہتی ہیں۔ لیبیا میں قذافی کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد مَیں نے خدا تعالیٰ سے بہت تضرع سے دعا کی کہ اب تو امام مہدی کو جلد بھیج دے تا کہ حالات کو درست فرمائے۔ اس کے بعد اچانک ایک دن چینل بدلتے ہوئے ایم ٹی اے مل گیا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جس نے میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ چنانچہ مَیں اس چینل کے مختلف پروگرام دیکھنے لگی اور عقائد پر اطلاع ہوئی۔ اور یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔ جس کے بعد مَیں نے فیصلہ کیا کہ تاخیر کے بغیر فوراً بیعت کر لینی چاہئے اور پھر یہ مجھے خط لکھتی ہیں کہ میرے مضبوطیٔ ایمان اور استقامت کے لئے دعا کریں۔

پھر بوآکے مشن ہاؤس کے پونے عبداللہ صاحب جو کہ مشن ہاؤس کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد کا عرصہ بیت چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی۔ دو سال قبل جب مَیں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا اور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر ابھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو مَیں نے حصول اولاد کے لئے دعا کی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع و علیم خدا!!! اگر واقعی مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب ہی وہی امام مہدی ہیں تو مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح محمدی علیہ السلام کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہو گئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ اور اس کے بعد پھر اس فیملی نے بیعت بھی کر لی۔ اگر بعضوں کو کسی طرح تسلّی نہیں ہوتی لیکن حق کے پہچاننے کی خواہش ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کے آگے خالی الذہن ہو کر گڑگڑائیں اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات فرمائی ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سیدھے راستہ کی رہنمائی کرے۔ اگر نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے اور پھر کسی نہ کسی ذریعہ سے یا خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی ہوتی ہے اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو جاتی ہے۔

کچھ خوابوں کے واقعات ہیں۔ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ایک جگہ ڈونگے کبِے ہے وہاں کے ایک دوست نے کہا کہ جب سے جماعت احمدیہ کا پیغام سنا ہمیشہ اچھا محسوس کیا اور پھر افراد جماعت کا کردار مثالی اور متأثر کن تھا لیکن مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا کہ کیا وجہ ہے کہ تمام مسلمان علماء احمدیت کے مخالف ہیں اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام غلط ہوں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے دعاوی کے متعلق مَیں ہمیشہ شک میں رہتا تھا۔ مجھے مشورہ دیا گیا

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

کہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دو اور دعا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے۔ چنانچہ میں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ ایک رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم نے ایک صحراء عبور کیا۔ صحرا عبور کر کے جس جگہ پہنچ رہے تھے وہاں دُور سے کچھ لوگ نظر آنے لگ گئے۔ جب مَیں ان لوگوں کے قریب پہنچا تو میں نے واضح طور پر پہچان لیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو گروہوں کے ساتھ تھے۔ ایک پہلا گروہ تھا اور دوسرا بعد والا۔ اس خواب کے ذریعہ مجھ پر احمدیت کی صداقت واضح ہوگئی۔ میں نے خواب مشنری صاحب کو سنائی اور بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اب یہ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے کئی لوگ احمدیت میں داخل بھی ہوئے ہیں۔

پھر ہیٹی کے مبلغ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے ایک نومبائع عبدالمتعالی صاحب نے بتایا کہ وہ جماعت کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ فروری 2014ء کے دوسرے ہفتہ کی بات ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک دن ہے جو غیر معمولی روشن ہے اور لگتا ہے کہ سورج بہت قریب سے چمک رہا ہے کہ اچانک بہت شدید زلزلہ آتا ہے جس کی وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً تمام گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے گھر کا کچھ حصہ بھی گر جاتا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر ان کو خیال آتا ہے کہ میں جا کر احمدیہ مشن ہاؤس دیکھتا ہوں۔ وہ خواب میں ہی گھر سے مشن ہاؤس کی طرف نکل پڑتے ہیں۔ راستے میں ہر طرف تباہ حال عمارات ہیں۔ لوگ سڑکوں پر نکل کر چیخ رہے ہیں۔ جب وہ احمدیہ مشن پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مشن کی عمارت بالکل صحیح سلامت ہے۔ اور مبلغ صاحب بعض دوسرے احمدی احباب کے ساتھ گھر سے باہر کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر کہتے ہیں کہ آئیں sea port جاتے ہیں اور ہم سب جب پورٹ پر پہنچتے ہیں تو ایک سفید رنگ کی کشتی کھڑی ہوتی ہے اور ہم سب احمدی احباب اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اس کشتی میں پہلے سے بھی کچھ احمدی سوار ہوتے ہیں اور ہم اس بڑی سی کشتی کے ذریعہ اپنا سفر سمندر میں شروع کرتے ہیں۔ اس کے بعد خواب ختم ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات یقین کی طرح گڑ گئی کہ اب اگر نجات ہے تو احمدیت کے ذریعہ سے ہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر آسٹریلیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک سکھ دوست دیپ اِندر صاحب زیر تبلیغ تھے۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں بھی شامل ہوئے۔ کافی تحقیق کے بعد ایک خواب کی بناء پر انہوں نے احمدیت قبول کی۔ کہتے ہیں دو ہفتے قبل انہوں نے مجھے فون کیا اور آواز بہت بھرائی ہوئی تھی۔ بات کرنا مشکل تھا اور رو پڑتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ تین دن پہلے خواب دیکھا کہ مَیں ایک ایسی جگہ پر ہوں جہاں بہت اندھیرا ہے۔ اس اندھیرے کی وجہ سے شدید گھبراہٹ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سانس نہیں آئے گی اور جان نکل جائے گی۔ سوچتا ہوں اس اندھیرے سے کیسے نکلوں گا۔ اتنے میں اندھیرے میں اچانک روشنی پیدا ہوئی اور اندھیرا روشنی میں بدل گیا۔ ایک بزرگ میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ان اندھیروں سے نکلنا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ لو اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا کہ ہاتھ پکڑو۔ مَیں نے جونہی ان کا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں دو دن پریشان رہا کہ یہ کیسی خواب تھی۔ یہ خواب اور وہ بزرگ میرے ذہن سے نہیں نکلتے۔ اسی روز مبلغ صاحب نے ان صاحب کو بلایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو مجھے کہہ رہے تھے کہ میرا ہاتھ پکڑ لو تو اندھیرے سے نجات پا جاؤ گے۔

مالی کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے احمدیہ مشن ہاؤس فون کیا اور کہا کہ آج سے مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ براہ کرم آپ میری بیعت لے لیں۔ جب ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو بتانے لگے کہ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال کے باعث میرا کسی فرقے میں شامل ہونے کو دل نہیں کرتا تھا اور مَیں قرآن کریم و حدیث کی کتابیں پڑھ کر اس پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا مگر مسلمانوں کی موجودہ صورتحال پر میرے دل میں ہمیشہ یہ بات تھی کہ خدا اس دین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا اور مہدی کا ظہور ضرور ہوگا۔ اس وقت کو ہی امام مہدی کا وقت خیال کرتا تھا اور اس کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کل رات جب مَیں دعا کرنے کے بعد سویا تو خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے علیحدہ ہوا ہے اور زمین کی طرف آ رہا ہے۔ اور چاند قریب آتے آتے میرے ہاتھ پر آ گیا جس میں سے آواز آ رہی ہے کہ مہدی آ گیا ہے اور وہ پکار پکار کر لوگوں کو بلا رہے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ کا ریڈیو جو ہے وہ بھی یہی اعلان کر رہا ہے کہ جَآءَ الْمَھْدِی، جَآءَ الْمَھْدِی۔ اس لئے اب کوئی ابہام نہیں ہے اور مَیں بیعت کرتا ہوں۔

گنی کناکری سے السینی سوما صاحب کہتے ہیں مجھے ایک احمدی دوست محمد صاحب تبلیغ کر رہے تھے۔ مجھے اطمینان قلب نہیں تھا اور میں مسلسل دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ دکھائے۔ اس دوران مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے جس راستے کی طرف بلایا جا رہا ہے وہی صحیح راستہ ہے۔ اس پر میرا دل مطمئن ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر جرمنی سے ابراہیم قارون صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میں ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ اس کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارے میں دعا کی اور استخارہ کیا۔ ایک دن نماز استخارہ کے بعد مَیں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنے محل سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس محل کی دیواروں سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔ میں احرام باندھے آپ کے محل کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے جھک کر اپنے بازو اپنے گھٹنے پر رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کھول کر میرے سر پر رکھے تو میں ان سے عرض کرنے لگا کہ سَمْعًا وَ طَاعَۃً۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مجھے شرح صدر ہو گیا۔

پھر مصر سے علاء صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں مصری نوجوان ہوں۔ تقریباً ایک سال قبل ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت سے تعارف ہوا اور فرقہ ناجیہ کا یقین ہو گیا۔ میری بیعت قبول کریں۔ کہتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے خدا سے رو رو کر استقامت کے لئے کوئی نشان مانگا تو خواب میں خود کو ایک مجلس میں دیکھا جہاں وہ مجھے لکھ رہے ہیں کہ مَیں نے آپ کو دیکھا اور آپ نے مجھے ایک چاندی کی انگوٹھی درمیانی انگلی میں پہنائی جس پر ایک قرآنی آیت درج تھی۔ مَیں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور خواب کو احمدیت اور اسلام کے درمیان واسطہ خیال کیا۔

پھر سیرالیون سے مبلغ لکھتے ہیں کہ کینیا ریجن کی ایک دور دراز جماعت ٹونگو فیلڈ (Tongo Field) ہے۔ اس جماعت کے ارد گرد کے گاؤں میں احمدیت کا پودا نہیں لگا۔ اس جماعت کے ساتھ والے گاؤں میں ایک اچھے اخلاق کے مالک نوجوان تھے۔ اس گاؤں کے لوگوں نے انہیں اپنے لوکل رواج کے مطابق نوجوانوں کا لیڈر بنانے کے لئے تاج پہنچایا۔ وہ نوجوان بیان کرتے ہیں کہ جس رات یہ تاج مجھے پہنایا گیا مَیں نے خواب میں ایک بڑی اور چھوٹی مسجد دیکھی۔ مَیں بڑی مسجد میں نماز کے لئے جانا چاہتا ہوں۔ آواز آتی ہے کہ اگر تم نے دعا قبول کروانی ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو اس چھوٹی مسجد میں جاؤ۔ جب مَیں اس چھوٹی مسجد میں جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب اس چھوٹی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ بیٹا یہ احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہے تو صرف اسی مسجد میں آ کر نماز پڑھو اور رابطہ رکھو۔ یہ نوجوان کہتے ہیں کہ اس خواب سے پہلے مَیں جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن اس کے بعد میں نے ارد گرد کے گاؤں کے لوگوں سے پوچھنا شروع کیا کہ یہاں کوئی احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ ایک آدمی نے مجھے ٹونگو کی مسجد کے بارے میں بتایا۔ وہاں کے معلم صاحب سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

اصل چیز اخلاص ہے، کثرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل جس کے ساتھ ہو۔ پس صرف یہ کہنا کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک طرف اور جماعت احمدیہ ایک طرف۔ اس طرف بھی ان کو اشارہ کیا گیا کہ کثرت کو نہ دیکھو۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کہاں ہے اور قبولیت دعا کس طرف زیادہ ہے۔

گیمبیا سے ایک صاحب اپنی خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک رات جب وہ سو رہے تھے تو خواب میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آئے اور ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ خواب میں انہوں نے اس شخص کو نہیں پہچانا اور پھر خواب ہی میں وہ لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ تو لوگ بتاتے ہیں کہ یہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں اور پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اگلی صبح یہ صاحب ہمارے مشن ہاؤس آئے اور ہمارے معلم کو خواب سنائی تو ہمارے معلم نے ایم ٹی اے لگایا ہوا تھا۔ اس وقت میرا جمعہ کا خطبہ ایم ٹی اے پر چل رہا تھا۔ تو کہتے ہیں مجھے دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ کل رات یہی شخص میری خواب میں آیا تھا اور پھر انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

نائب ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان کہتے ہیں کہ یہاں ہنومان گڑھ کا ایک موضع موجھا والی کے ایک دوست لال دین صاحب نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک فوت شدہ بچہ ہے جو اُن کو یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کے پاس چار لوگ آئیں گے۔ وہ آپ کو دین اسلام کی باتیں بتائیں گے۔ آپ ان کی باتیں ماننا اور ان کا ساتھ دینا اور عمل کرنا۔ جب ہم لوگ لال دین صاحب کے گھر گئے اور ان کو احمدیت کا پیغام دیا تو انہوں نے ساری باتیں سننے کے بعد کہا کہ آپ لوگوں کے آنے کی اطلاع مجھے پہلے ہی بذریعہ خواب مل گئی تھی اور میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اور ان کے بیٹوں نے اور سارے خاندان نے بیعت کر لی۔

قرغیزستان کی ایک لوکل جماعت ہے وہاں کے نومبائع بہادر صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1998ء کی بات ہے کہ خاکسار نماز عصر ادا کر رہا تھا کہ سلام پھیرنے سے کچھ دیر قبل خاکسار پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور میرے دائیں کان میں قرآن کریم کی سورۃ یونس کی یہ آیت تلاوت کی گئی کہ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (یونس: 26) کہ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ اس آیت

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

کی تشریح اور تفسیر تمہیں انڈیا سے ایک استاد آ کے سمجھائے گا۔اس کے بعد یہ کیفیت جاتی رہی۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں بہت زیادہ حیران اور ششدر تھا کہ مجھ پر یہ کیسی کیفیت ہوئی اور یہ کیا سلوک ہوا ہے کیونکہ میں اس وقت تک انڈیا جیسے ملک کو جانتا نہیں تھا اور نہ ہی نام سنا تھا۔پھر مجھے کام کے سلسلے میں قرغیزستان سے رشیا آنا پڑا۔جب مَیں یہاں آیا تو کچھ دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ان کا تعلق انڈیا سے ہی تھا لیکن جماعت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا اور ان سے بھی کوئی دینی باتیں نہیں ہوئیں۔صرف دنیاداری اور کاروباری باتیں ہوتی رہیں۔ پھر آہستہ آہستہ دین کے بارے میں آگاہی اور دلچسپی بڑھتی گئی۔ایک دن آیا کہ میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کا موقع مل گیا۔2012ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔خاکسار کو اس آیت کی تفسیر و تشریح سمجھ آئی کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق قادیان سے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امام کو ماننے اور جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انڈیا سے ہی آنے والا میرے لئے ہدایت اور سلامتی کا موجب ہوا۔

چندر پور مہاراشٹر کے ہمارے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک قصبہ ہے وہاں شیخ قدیر صاحب کی اہلیہ سلطانہ بیگم عرصے سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت کرتی تھیں۔ یہ خاتون صوبہ آندھرا پردیش کے ایک شدید مخالف گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔شادی کے بعد ان کے شوہر شیخ قدیر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔ اس پر گھر میں بہت ہنگامہ ہوا اور بات خلع طلاق تک پہنچ گئی۔شیخ قدیر صاحب نے احمدیت کے سامنے تمام تر رشتوں کو ہیچ مانا اور ثابت قدم رہے۔قدیر صاحب کے کہنے پر ہم نے بھی ان کی اہلیہ کو سمجھایا کہ آپ کے شوہر سچائی پر ہیں۔آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ضرور معجزہ دکھائے گا۔لیکن موصوفہ یہی سوچتی تھیں کہ کہیں احمدیت کی وجہ سے میرا ایمان خراب نہ ہو جائے۔اسی وجہ سے وہ احمدیت سے دُور رہنے کی کوشش کرتیں۔گھر میں ایم ٹی اے ہونے کے باوجود وہ مدنی چینل دیکھتی تھیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت نے اپنا جلوہ دکھایا۔ایک روز موصوفہ سلطانہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ انہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ قرآن پاک آخری شریعت ہے اس پر عمل کرو۔وہ کہتی ہیں وہ بزرگ ان کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اس خواب پر موصوفہ کی تسلی نہ ہوئی لیکن ویسے ہی کچھ عرصے کے لئے خاموش ہو گئیں۔پھر کچھ عرصے بعد دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ آس پاس کے پورے علاقے میں احمدیت پھیل چکی ہے اور جسے بھی پوچھتی ہیں وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔پھر انہوں نے دیکھا کہ انڈے کی زردی کے اندر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے اور اس پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور خواب میں ہی سلطانہ صاحبہ اپنے مخالف بھائی سے کہتی ہیں کہ یہ لوگ واقعی سچے ہیں۔ان کی نیک فطرت تھی۔اس کے بعد صبح ہوتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی ریجن کے کولی کورو (Koulikoro) سے ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ ان کے گاؤں شو (Show) میں ایک بزرگ بنگے جارہ (Bange Diarra) صاحب نے بتایا کہ ایک لمبا عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک بہت بلند دیوار پر چڑھ رہے ہیں اور جب وہ اس کی بلندی پر پہنچتے ہیں تو وہاں انہیں بہت سے پھول نظر آتے ہیں اور ان پھولوں کی دائیں جانب بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔خواب میں انہیں بتایا گیا کہ اگر تم نے اسلام سیکھنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچاننا ہے تو ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ مگر انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔اب جبکہ انہوں نے 'ریڈیو احمدیہ نور' (احمدیہ ریڈیو کا نام نور ہے) سننا شروع کیا تو ایک دن پھر انہیں یہ خواب آئی۔انہیں کہا گیا کہ احمدیہ ریڈیو کے جو لوگ ہیں ان میں شامل ہو جاؤ تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔

اللہ تعالیٰ جب ایسے لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے تو ایسے واقعات سن کر ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہماری بھی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ اپنی حالت کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔اپنی عملی حالتوں کو درست کریں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری سستیاں ہمیں کہیں محروم نہ کرتی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت کے قافلے نے انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔یہ تو آگے بڑھتا جائے گا۔پس بہت توجہ کی ضرورت ہے کہ ہم بھی ہمیشہ اس قافلے کا حصہ بنے رہیں۔

باقی ایسے بھی واقعات ہیں جہاں احمدیت کے خلاف بڑے فتوے دیئے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے موقع پیدا کرتا ہے کہ انہی فتووں کا نشانہ یہ فتوے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ مصر سے ہماری ایک خاتون ہیں جہاد صاحبہ، کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک تنظیم اخوان المسلمین کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور اس کی اندھی تقلید کرتے تھے۔اسی تنظیم نے احمدیت کے نعوذ باللہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک اور مصری تنظیم دار الافتاء سے فتویٰ نکالا تھا۔ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے ہمارے اقرباء کے سامنے ہم پر ایک جھوٹا الزام عائد کیا۔اس وقت مَیں نے انتہائی لاچارگی کے عالم میں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اپنے فضل سے ہماری تائید فرما اور اس سے انتقام لے جو جھوٹ بول کر حق بولنے کا دعویٰ کرتا ہے۔مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو کوئی نشان دکھا۔کہتی ہیں مَیں اس وقت شوال کے روزے سے تھی اور مغرب کی نماز کے قریب کا وقت تھا۔مَیں نے ٹی وی آن کیا کہ مصر کے حالات کے بارے میں خبریں سنوں تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ الازہر نے اخوان المسلمین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا اور انہیں مرتد قرار دیا تھا۔اس پر مَیں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درحقیقت حق پر ہیں۔مصر میں جامعۃ الازہر سے جاری کردہ فتوے کو دارالافتاء کی طرف سے جاری کردہ فتوے پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔میں نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ اب دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کیسا جواب ملا کہ آپ نے ایک فتویٰ نکالا اور اس کے بالمقابل آپ کو ایک زیادہ قوی فتویٰ اللہ تعالیٰ نے جواب میں دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی حق پر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ وقت کہ ایک دو آدمی ہمارے ساتھ تھے اور کوئی نہ تھا اور اب دیکھتے ہیں کہ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ اور پھر اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس کے اوپر ایک اَور حاشیہ لگا ہوا ہے کہ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ لوگ آنے سے رُکیں مگر آخرکار وہ فقرہ پورا ہو کر رہا۔اب جو نیا شخص ہمارے پاس آتا ہے۔وہ اِسی الہام کا ایک نشان ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 370۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔......اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 356۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔لیکن کچھ ایسے بدقسمت ہیں جو نہ نشانات دیکھ کر سبق حاصل کرتے ہیں، نہ حق کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ مخالفت میں ترقی کر رہے ہیں۔ایسے لوگ پھر ایک دن اپنے انجام کو دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا نے مجھے مامور کیا ہے۔خدا نے مجھے بھیجا ہے۔وہ دیکھتے (یعنی مخالفین دیکھتے) کہ کیا جس شخص نے اپنا آنا خدا کے حکم سے بتایا ہے وہ خدا کی نصرتیں اور تائیدیں بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے یا نہیں۔مگر انہوں نے نشان پر نشان دیکھے اور کہا کہ جھوٹے ہیں۔انہوں نے نصرت پر نصرت اور تائید پر تائید دیکھی لیکن کہہ دیا کہ سحر ہے۔'' (جادو ہے۔) ''مَیں ان لوگوں سے کیا امید رکھوں جو خدا تعالیٰ کے کلام کی بےحرمتی کرتے ہیں۔خدا کے کلام کے ادب کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کا نام سنتے ہی یہ ہتھیار ڈال دیتے مگر یہ اَور بھی شرارت میں بڑھے۔اب خود دیکھ لیں گے کہ انجام کس کے ہاتھ ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 437۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ اِن مخالفین کو بھی جلد اُن کے انجام دکھائے اور احمدیت کا قافلہ جو انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتا چلا جائے گا اس کو اور تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جائے اور ہم بھی ہمیشہ اس کا حصہ بنیں رہیں۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔مکرم جمیل احمد گُل یا گِل صاحب ہیں جو کہ لمبے عرصے سے جرمنی میں مقیم ہیں۔جلسہ سالانہ یوکے پر فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔دو فیملیوں کے ساتھ دو گاڑیوں میں تھے۔3 ستمبر کو یہ واپس جرمنی جا رہے تھے تو رات کو لمبرگ (Limburg) شہر کے قریب جہاں سڑک پر کام ہو رہا تھا ان کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا جسے ان کی بیٹی چلا رہی تھی۔اس حادثے میں پیچھے سے آنے والی ایک گاڑی نے اوورٹیک کرنے کی کوشش میں ان کی گاڑی سے ٹکر ماری جس کے باعث ان کا توازن قائم نہ رہا۔گاڑی دوسری Lane میں چلی گئی اور مخالف سمت سے آنے والی گاڑیوں سے ٹکرا گئی۔اس کے نتیجے میں جمیل احمد صاحب کی اہلیہ امۃ الحمید صاحبہ، ان کی پوتی عزیزہ سلینہ جمیلہ احمد عمر 11 سال اور نواسی فاتحہ رانا عمر 10 سال موقع پر ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔جبکہ جمیل صاحب کی بیٹی حُمدیٰ جو گاڑی چلا رہی تھیں وہ اور ان کا نواسہ شدید زخمی ہو کر قَومے میں چلے گئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت اب بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ نے تقریباً 15 سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ آفن باخ خدمت کی توفیق پائی اور بیت الجامع آفن باخ (Offenbach) کے سنگ بنیاد کے موقع پر اینٹ رکھنے کی سعادت بھی پائی۔مرحومہ مکرم رانا کرامت اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع مانسہرہ کی بیٹی تھیں جنہیں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور السلام علیکم کہنے پر پہلا مقدمہ بھی آپ پر ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

نیو اشوک جیولرز قادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آئرلینڈ

❋ -21 ستمبر 2014 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن سے آئرلینڈ کیلئے روانگی ❋ - دوران سفر Holyhead میں قیام کے دوران مانچسٹر اور لیور پول کے خدام جو ایک سو دس میل کا سفر طے کر کے ہولی ہیڈ ڈیوٹی کیلئے پہنچے تھے نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا ❋ - مورخہ 22 ستمبر 2014 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آئرلینڈ کے دارالحکومت ڈبلن میں ورود مسعود ❋ - ڈبلن اور گالوے کے احباب جماعت کا حضور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال ❋ - فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین کا انعقاد۔ حضور انور نے بچوں اور بچیوں سے ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کرائی ❋ -24 ستمبر کو حضور انور کی پارلیمنٹ ہاؤس میں تشریف آوری۔ ❋ - نیشنل اسمبلی آئرلینڈ کے سپیکر اور مختلف ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات ❋ - حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ممبران پارلیمنٹ کے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔

افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم ماڈل ولیج Model Village تعمیر کر رہے ہیں اور پینے کا صاف پانی tap کے ذریعہ مہیا کیا جا رہا ہے۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی جا رہی ہے۔ مسجد اور کمیونٹی سینٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ گرین ہاؤس بنوایا گیا ہے تا کہ گاؤں والے اپنی ضرورت کے مطابق کاشت کر سکیں۔ اسی طرح Pave Street بھی بنائی گئی ہیں۔ ❋ - ہمارے تمام رفاہی پروگرام بغیر مذہب وملت اور بغیر رنگ و نسل کے ہیں اور ہر شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو وہ ان سے استفادہ کرتا ہے۔ ❋ - اسلام تو بڑا پرامن مذہب ہے۔ لیکن انتہا پسند مسلمان اور دہشت گرد اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا اس دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ انصاف نہیں ہے کہ کسی شخص یا کسی گروپ کی غلطی سے اس کے مذہب کو بدنام کیا جائے۔ ❋ - پاکستان کے علاوہ بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور ملائشیا اور بعض دوسرے ممالک میں بھی ہم پر مظالم ہوتے ہیں اور ہماری پرسی کیوشن جاری ہے۔ لیکن ہم ان ممالک میں بھی ہر جگہ ضرورت مندوں، محتاجوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ❋ - ہم جہاد کا وہ مفہوم نہیں لیتے جس طرح دوسرے مسلمان لیتے ہیں۔ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایک بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی جائے اور برائیوں کے خلاف جہاد ہو۔ ❋ - اسلام میں مردوں اور عورتوں کے حقوق میں کوئی تفریق نہیں ہے کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔ حقوق میں ایک توازن ہے۔ (ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ سے میرا تعارف ہے اور میں کمیونٹی کے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی اگرچہ چھوٹی ہے اور تعداد کم ہے لیکن بڑی فعال اور مستعد ہے اور میں یہاں جماعت کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو چکا ہوں اور جماعت کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں سے بہت متاثر ہوں۔''
(نیشنل اسمبلی کے سپیکر Hon Sean Barrett)

جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کیلئے کہتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتی۔ ڈبلن بڑا شہر ہے اور ملک کا دارالحکومت بھی ہے آپ کی پہلی مسجد یہاں ہونی چاہئے تھی۔ (ایک ممبر پارلیمنٹ)

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

21 ستمبر 2014 بروز اتوار

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور خصوصاً جماعت آئرلینڈ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔

آج حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائیت کے گڑھ ملک آئرلینڈ میں جہاں اس وقت عیسائیت کی ایک ہزار پانچ صد پچپن عبادت گاہیں Churches موجود ہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد مریم'' کے افتتاح اور اس ملک کے باشندوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے اور اسلام کی حقیقی اور سچی اور پرامن تعلیم دینے کیلئے آئرلینڈ کا یہ دوسرا سفر اختیار فرمایا۔

قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 ستمبر تا 20 ستمبر 2010 تک آئرلینڈ کا پہلا سفر اختیار فرمایا تھا اور اس دوران 17 ستمبر بروز جمعۃ المبارک اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

آج اس سفر پر روانگی کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے تین بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد و خواتین مسجد بیت الفضل کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ اس موقع پر مکرم میر محمود احمد صاحب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں برطانیہ کی بندرگاہ Holyhead کیلئے روانگی ہوئی۔ لندن سے اس بندرگاہ Seaport کا فاصلہ تین صد میل ہے۔ سمندر کے کنارے آباد Holyhead شہر صوبہ ویلز میں Anglesey کاؤنٹی کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر اور بندرگاہ کی خصوصیت یہ ہے کہ تقریباً چار ہزار سال قبل سے برطانیہ کی اس بندرگاہ سے آئرلینڈ کی بندرگاہ ڈبلن Dublin تک کا یہ سمندری راستہ تجارت کیلئے استعمال ہو رہا ہے اور یہاں سے بحری جہازوں کا سفر چار ہزار سال قبل سے جاری ہے۔ اس وجہ سے Holyhead کی اس بندرگاہ کو آئرش Seaport بھی کہا جاتا ہے۔ قریباً پانچ گھنٹے 20 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Holyhead شہر میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ریجنل امیر نارتھ ویسٹ ریجن اور مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت نارتھ ویلز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ آج رات قیام کا انتظام اسی شہر کے ایک حصہ میں واقع Blackthorn Farm کے ایک رہائشی اپارٹمنٹ میں کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام اسی اپارٹمنٹ کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان خدام سے گفتگو فرمائی جو مانچسٹر اور Liverpool سے یہاں ڈیوٹی کیلئے پہنچے تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر خدام نے بتایا کہ وہ قریباً ایک سو دس میل کا سفر طے کر کے آئے ہیں۔

سمندر کے کنارے Blackthorn Farm کا یہ علاقہ ایک کیمپنگ ایریا بھی ہے۔ ان خدام نے بھی ایک بڑا خیمہ نصب کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ خیمہ بھی دیکھا اور منتظمین سے اس علاقہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

بعد ازاں ریجنل امیر صاحب نارتھ ویسٹ اور صدر جماعت نارتھ ویلز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارتھ ویلز جماعت نے مسجد کی تعمیر کیلئے ایک عمارت خریدی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
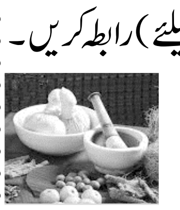
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ہے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مانچسٹر میں مسجد دارالامان کے افتتاح کے بعد واپس تشریف لے جا رہے تھے تو حضور انور نے قاضی ناصر احمد بھٹی صاحب مقیم نارتھ ویلز کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ اب آپ بھی واپس جا کر مسجد کا انتظام کریں۔ حضور انور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آئرلینڈ جاتے ہوئے آپ کی طرف سے ہوتا جاؤں گا۔ چنانچہ مقامی جماعت نے حضور انور کے ارشاد پر لبیک کہا اور ہم نے فروری 2014ء میں مسجد کیلئے جگہ خرید لی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ آئرلینڈ سے واپس آتے ہوئے دیکھ لیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

22 ستمبر 2014 بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور قریباً چالیس منٹ تک اپنے خدام کے درمیان رونق افروز رہے۔ حضور انور نے اس دوران ساحل سمندر پر آباد اس خوبصورت علاقہ کی تصاویر بھی بنائیں اور اپنے خدام سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ خصوصاً موبائل فون میں جو جدید ٹیکنالوجی آ رہی ہے اس حوالہ سے حضور انور نے مختلف زاویوں سے گفتگو فرمائی۔

مکرم ڈاکٹر عبد المومن جدران صاحب کی نئی خریدی ہوئی گاڑی بھی قافلہ میں شامل تھی، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت گاڑی کے پاس تشریف لائے اور اس میں لگے ہوئے نئے سسٹم اور سہولتوں کے بارہ میں موصوف ڈاکٹر جدران صاحب سے دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے کیمرہ سے ممبران قافلہ اور اس موقع پر موجود احباب اور خدام کی تصاویر بنائیں اور ڈیوٹی کیلئے آنے والے خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ بعد ازاں بارہ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اب پروگرام کے مطابق یہاں سے بندرگاہ (پورٹ) کے لئے روانگی تھی۔ یہاں سے بندرگاہ دس منٹ کی مسافت پر تھی۔ بارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور ڈیوٹی پر موجود سبھی خدام کو ازراہ شفقت شرفِ مصافحہ سے نوازا اور خدام نے اپنے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ پورٹ کیلئے روانہ ہوا۔

بارہ بجکر 50 منٹ پر Holyhead پورٹ پر آمد ہوئی۔ جہاں VIP پروٹوکول انتظام کے تحت پورٹ انتظامیہ کی ایک گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کو Escort کرتی ہوئی Ferry کے اندر لے گئی۔ اس طرح قافلہ کی گاڑیاں سب سے پہلے اس Irish Ferries پر بورڈ ہوئیں۔ جہاز کے خصوصی پروٹوکول سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایک مخصوص اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

گیارہ منازل پر مشتمل یہ بحری جہاز اپنے وقت پر دو بجکر دس منٹ پر برطانیہ کی پورٹ Holyhead سے آئرلینڈ کی پورٹ Dublin کیلئے روانہ ہوا۔ جہاز میں ہی ایک کمرہ حاصل کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

صبح جب یہ Fery آئرلینڈ سے برطانیہ کی طرف آ رہی تھی تو جماعت آئرلینڈ نے اپنے دو نمائندے ملک منصور احمد صاحب نیشنل سیکرٹری مال اور اسد افتخار صاحب مہتمم مال خدام الاحمدیہ بھجوائے تھے تا کہ فیری سے نکلنے کے بعد جو آگے ڈبلن شہر تک کا سفر ہے اس حوالے سے بعض امور فیری میں ہی آرگنائز کر لئے جائیں اور ان کی گاڑی فیری سے نکلتے ہی قافلہ کو Escort کر سکے۔ یہ دونوں ممبران بھی اس سفر میں ساتھ تھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی ادائیگی کے بعد ازراہ شفقت ان دونوں احباب کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان سے گفتگو فرمائی۔

قریباً تین گھنٹے اور بیس منٹ کے سفر کے بعد Ferry آئرلینڈ کی بندرگاہ ڈبلن پر پہنچی اور خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور اور قافلہ کی گاڑیاں سب سے پہلے جہاز سے باہر آئیں اور ڈبلن شہر کی طرف سفر شروع ہوا۔

پورٹ سے روانہ ہونے کے بعد چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Castleknock تشریف آوری ہوئی۔ یہ ہوٹل ڈبلن شہر کے علاقہ Castl knock میں واقع ہے۔ ڈبلن میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کے قیام کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ ڈاکٹر انور احمد ملک صاحب مبلغ انچارج آئرلینڈ ابراہیم نونن صاحب اور مبلغ سلسلہ آئرلینڈ ربیب احمد مرزا صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ طیبہ مشہود صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں Dublin اور Galway کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جن میں مرد و خواتین بچے بوڑھے شامل تھے اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ بچے اور بچیاں علیحدہ گروپ کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ سبھی احباب اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

....

ملک آئرلینڈ براعظم یورپ کے انتہائی شمال مغرب میں بحر اوقیانوس کے پانیوں میں واقع ایک جزیرہ ہے۔ 70273 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا یہ ملک چار صوبوں اور 26 کاؤنٹیز پر مشتمل ہے اور اس کی آبادی 45 لاکھ ہے۔

یہاں کی اکثریت تقریباً 95 فیصد لوگ رومن کیتھولک Roman Catholic مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی پانچ فیصد کا تعلق دوسرے مختلف مذاہب اور قوموں سے ہے۔

انگریزوں نے بارھویں صدی عیسوی میں آئرلینڈ پر اپنا قبضہ کیا۔ بالآخر ایک طویل جدوجہد کے بعد 1921ء میں آئرلینڈ انگریزوں سے آزاد ہوا۔ مگر جزیرے کا 1/6 حصہ پھر بھی برطانیہ کے زیر اثر ہے۔ جسے شمالی آئرلینڈ کہا جاتا ہے اور یہاں کا دارالحکومت بلفاسٹ Belfast ہے۔

ملک آئرلینڈ بلند و بالا سرسبز پہاڑوں، دل موہ لینے والی آبشاروں جھیلوں اور دنیا کے خوبصورت ترین ساحلوں کی وجہ سے سیاحت کیلئے مشہور ہے۔

یہاں بہنے والے دریاؤں میں سے دریائے Shannon سب سے لمبا دریا ہے جس کی لمبائی 370 کلومیٹر ہے جو شمال مغرب سے نکلتا ہے اور جنوب مغرب کی طرف بہتا ہوا بحر اوقیانوس میں مل جاتا ہے۔ جب کہ دوسرا دریا دریائے Wicklow Liffey کے پہاڑوں سے راستہ بناتا ہوا شمال مغرب سے 121 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے ڈبلن شہر کے وسط سے گزرتا ہوا بحیرہ آئرش میں جا گرتا ہے۔

آئرلینڈ میں جماعت اور مشن کے باقاعدہ قیام سے پہلے بعض پاکستانی احمدی احباب یہاں آ کر آباد ہوئے۔ سب سے قبل مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی 1976ء میں ملازمت کے حصول کے لئے یہاں آئے اور Galway شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ بعد ازاں وقتاً فوقتاً بعض اور احمدی احباب آئرلینڈ آئے اور مختلف شہروں میں مقیم رہے۔

مشن کے قیام کا جائزہ لینے کیلئے پہلا وفد جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ یوکے اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم (جنرل سیکرٹری جماعت یوکے) پر مشتمل تھا۔ اگست 1983ء کو آئرلینڈ بھجوایا گیا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے دو شہروں کا دورہ کیا اور مشن کے قیام کا جائزہ لیا۔

یہاں مشن کے قیام کی کوششیں جاری رہیں۔ مکرم کلیم احمد صاحب اور ان کے بیٹے ندیم احمد صاحب پر مشتمل واقفین عارضی کا پہلا وفد 12 اگست 1985ء کو لندن سے آئرلینڈ کیلئے روانہ ہوا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے شہر کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا دورہ کیا اور علمی حلقوں سے رابطہ کر کے جماعت کا تعارف کروایا۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں کئی اخبارات نے ان کے انٹرویو شائع کئے۔

مکرم رشید احمد راشد صاحب پہلے مبلغ کے طور پر 15 اگست 1988ء کو لندن سے آئرلینڈ پہنچے اور ابتداء میں محمد حنیف صاحب صدر جماعت آئرلینڈ کے ہاں قیام کر کے نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے باجماعت قیام کا اہتمام کیا اور مرکزی ہدایت کے تحت مشن ہاؤس کیلئے مکان کی تلاش شروع کر دی۔ چنانچہ گالوے Galway میں ایک عمارت 32 ہزار پاؤنڈ میں خرید لی گئی اور 26 جنوری 1989ء کو مبلغ سلسلہ نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 29 تا 31 مارچ 1989 کو آئرلینڈ کا دورہ فرمایا۔ 31 مارچ کو حضورؒ نے نماز جمعہ مشن ہاؤس میں پڑھائی اور مشن کے باقاعدہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اس نماز جمعہ میں کل 29 افراد نے شرکت کی۔ جس میں آئرلینڈ جماعت کی تعداد 13 تھی۔ اسی روز شام Great Southern ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں گالوے کے میئر کے علاوہ 48 مہمانوں نے

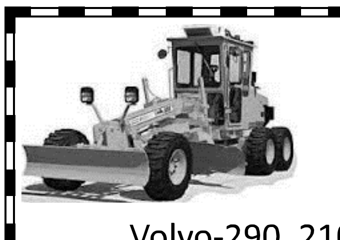
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

شرکت کی۔ بعض اخبارات نے حضورؓ کے انٹرویو لئے جو بعد میں شائع ہوئے۔

....

آئرلینڈ میں جب جماعت کے مشن ہاؤس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اُس وقت جماعت کی مجموعی تعداد صرف 16 تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ جماعت کی تعداد 384 تک پہنچ چکی ہے۔ اور ملک کے شہروں Dublin, Limerick, Athlone, Drogheda, Cork, Galway اور Portliose میں احباب جماعت مقیم ہیں اور یہاں کی جماعت بڑی منظم، مستحکم اور فعال ہے اور مالی قربانی میں نمایاں ہے۔ جماعت نے سال 2010 میں ڈبلن شہر میں دو لاکھ اسی ہزار یورو کی لاگت سے ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی ہے۔ اس عمارت کا نچلا حصہ بطور نماز سینٹر استعمال ہوتا ہے اور اس کے ساتھ والا ملحقہ مکان کرایہ پر لیا گیا ہے جو لجنہ کے نماز سینٹر اور دفاتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران اس جماعتی سینٹر کا نام ''بیت الاحد'' رکھا تھا۔

اب جماعت آئرلینڈ نے مزید مالی قربانی کرتے ہوئے گالوے میں جماعت کی پہلی مسجد ''مسجد مریم'' تعمیر کرنے کی توفیق پائی ہے۔ الحمد للہ۔

آئرلینڈ میں اگرچہ جماعت کا باقاعدہ قیام 1986ء میں ہوا اور مشن ہاؤس، جماعتی سینٹر کا قیام 1989 میں ہوا لیکن اس سے قبل 1926ء میں ایک پہلی آئرش خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس خاتون کا نام کیتھلین تھا۔ موصوفہ حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحبؓ کی تبلیغ سے احمدی ہوئیں اور 12 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے گھر بھی ٹھہریں۔ حضورؓ نے ان کا نام حنیفہ بیگم رکھا۔ انہوں نے قرآن مجید حضرت پیر محمد منظور صاحب سے پڑھا۔ بعد ازاں اس خاتون حنیفہ بیگم کی شادی سید عبد الرزاق شاہ صاحب مرحوم ابن ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ آپ حضرت سیدہ ام طاہر کی بھابی تھیں۔ حنیفہ بیگم صاحبہ گیارہ سال تک اپنے میاں کے ساتھ کینیا میں رہیں۔ پھر ایک لمبا عرصہ قادیان میں گزارا بعد ازاں اپنے میاں کے ساتھ ہی احمد آباد سٹیٹ سندھ منتقل ہوئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جب بھی احمد آباد سٹیٹ سندھ تشریف لے جاتے تو صبح کا ناشتہ انہی کے گھر تناول فرماتے بلکہ جب واپس جاتے تو پیغام بھیجتے کہ صبح ٹرین ٹالہی سٹیشن پر رکے گی وہاں ناشتہ تیار ملنا چاہئے۔ آپ گرم گرم ناشتہ تیار کرکے سٹیشن بھیج دیتیں۔ جیسے ہی ٹرین پہنچی تیار ناشتہ مل جاتا۔ حضورؓ بہت خوش ہوتے اور بہت شکریہ ادا کرتے۔

آپ احمد آباد سٹیٹ میں قیام کے دوران ہی ٹائفائیڈ سے بیمار ہوئیں اور آپ کا وہیں انتقال ہوا اور وہاں ہی مدفون ہیں۔

کیتھولک ہونے کی وجہ سے یہاں آئرلینڈ کے لوگ عیسائیت میں بہت سنجیدہ ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں کیتھولزم ویٹی کن Vatican City (یعنی جہاں پوپ کا قیام ہے اور عیسائیت کا مرکز ہے) سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے حنیفہ بیگم مرحومہ کے علاوہ بعض اور سعید فطرت آئرش باشندے بھی احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔

آئرش قوم سے دوسری بیعت بھی ایک خاتون کی تھی۔ اس خاتون کا نام Patricia Coy ہے۔ انہوں نے 1965 میں قبول احمدیت کی سعادت پائی اور ان کی شادی ماریشس کے ایک احمدی دوست عبد الغنی صاحب سے ہوئی۔

1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ برطانیہ کے دوران موصوفہ نے جب حضورؒ سے ملاقات کی تو ان کی زندگی میں ایک تغیر پیدا ہوا اور اپنے ایمان و اخلاص میں اسقدر ترقی کی کہ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس رہیں۔ موصوفہ عبد الغنی جہانگیر صاحب انچارج فرنچ ڈیسک یوکے کی والدہ محترمہ ہیں اور ''مسجد مریم'' کی افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے بھی آرہی ہیں۔

آئرش قوم سے احمدیت کی آغوش میں آنے والوں میں ایک دوست مکرم ابراہیم نونن صاحب ہیں جو اس وقت آئرلینڈ میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ برطانیہ میں بھی بطور مبلغ سلسلہ کام کرچکے ہیں اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے 1991 میں بیعت کی سعادت پائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت آئرش احمدیوں کی تعداد دس سے زائد ہے اور سبھی اخلاص اور خدمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

اس وقت بھی بعض آئرش نوجوان رابطہ میں ہیں اور زیر تبلیغ ہیں اور جماعت کے قریب آرہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر دوسری بار پڑے ہیں۔ اب انشاء اللہ العزیز اس سرزمین پر بھی کامیابیوں اور فتوحات کے دروازے کھلیں گے اور جماعت احمدیہ آئرلینڈ ترقیات کے ایک نئے دور میں داخل ہوگی اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی دوسری اقوام کی طرح آئرش قوم بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہوگی۔

23 ستمبر 2014 بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن مرکز سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات تحریر فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں:

آج پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ملاقاتوں کا انتظام ہوٹل Castleknock کے ایک اپارٹمنٹ میں کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 29 فیملیز کے 106 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈبلن شہر کے علاوہ ارد گرد کے مختلف شہروں اور علاقوں Celbridge, Swords, Lucan, Cavan, Navan اور Drogheda سے آئی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بعض ایسی خوش نصیب فیملیز بھی تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کو مل رہی تھیں اور انتہائی قریب سے اپنے آقا کے دیدار اور برکتوں سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ ان کیلئے آج کا دن انتہائی خوشی مسرت کا دن تھا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ قربت کے یہ چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان کی نسلیں بھی اس سرمایہ کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین:

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس ہال میں تشریف لے آئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچیوں اور بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔ عزیزہ عروسہ محمود، ایمان بشریٰ ملک، سبیکہ احسان، غزالہ حبیب، علیشاہ بٹ، انیلہ اسد، عزیزم روحان مسرور ملک، فاران افتخار، ارمغان مظفر، ارسلان ملک، عزیزم وفی علی احمد، عبد الباسط جنجوعہ، ارسلان احمد، ابراہیم جنجوعہ، فرصاد احمد کامران، احسن ملک، فہد افتخار، تسلیم احمد، عزیزم عریض احمد ملک، عزیزم قویم احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں ڈبلن کے علاوہ Portlaoise, Longford, Waterford, Dundalk اور Navan کے علاقوں سے آنے والی 22 فیملیز کے 96 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

24 ستمبر 2014 بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں سپیکر اور مختلف ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق پارلیمنٹ ہاؤس کے لئے روانگی تھی جہاں نیشنل اسمبلی آئرلینڈ کے سپیکر اور دیگر مختلف ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام طے تھا۔

دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پارلیمنٹ ہاؤس

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

کیلئے روانگی ہوئی۔حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مکمل پروٹوکول دیا گیا۔ پولیس کے چار موٹر سائیکل حضور انور کے قافلہ کو Escort کرنے کیلئے پہلے سے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔روانگی سے قبل ایک پولیس آفیسر نے گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے احباب کو خصوصی ہدایات دیں کہ کس طرح قافلہ نے جانا ہے اور یہ خصوصی ہدایت دی کہ راستہ میں کہیں بھی کسی جگہ بھی خواہ ریڈ لائٹس ہوں یا راؤنڈ اباؤٹ Round About آئے آپ نے کسی جگہ رکنا نہیں ہے بلکہ مسلسل چلتے چلے جانا ہے۔ پولیس خود تمام چوراہوں اور دیگر جگہوں پر راستہ کلیئر رکھے گی۔ چنانچہ پولیس نے Escort کرتے ہوئے ہر جگہ راستہ کلیئر رکھا اور گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''پارلیمنٹ ہاؤس'' تشریف آوری ہوئی۔

پروٹوکول آفیسر کیپٹن Jhon Flaherty نے پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر آکر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر لے گئے۔

نیشنل اسمبلی کے سپیکر Hon Sean Barrett پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ موصوف نے حضور انور کو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور بتایا کہ یہاں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ سے میرا تعارف ہے اور میں کمیونٹی کے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی اگرچہ چھوٹی ہے اور تعداد کم ہے لیکن بڑی فعال اور مستعد ہے اور میں یہاں جماعت کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو چکا ہوں اور جماعت کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں سے بہت متاثر ہوں۔

موصوف نے بتایا کہ وہ قبل ازیں وزیر دفاع بھی رہے ہیں۔سپیکر نے بتایا کہ انہوں نے افریقہ کے ملک روانڈا کا سفر کیا ہے اس حوالہ سے انہوں نے افریقہ کے بعض مسائل اور مشکلات کا ذکر کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں خود افریقہ میں رہا ہوں۔آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔حضور انور نے جماعت کے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ میں جماعت نے بڑی تعداد میں سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں اور غریب لوگوں کو تعلیم اور فری علاج کی سہولتیں مہیا کی ہیں۔اسی طرح افریقہ میں غریب لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے اور بجلی مہیا کرنے پر بھی کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے جماعت کے مختلف رفاہی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم ماڈل ولیج Model Village تعمیر کر رہے ہیں اور پینے کا صاف پانی tap کے ذریعہ مہیا کیا جا رہا ہے۔سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی جارہی ہے۔مسجد اور کمیونٹی سینٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔گرین ہاؤس بنوایا گیا ہے تاکہ گاؤں والے اپنی ضرورت کے مطابق کاشت کرسکیں۔ اسی طرح Pave Street بھی بنائی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے تمام رفاہی پروگرام بغیر مذہب وملت اور بغیر رنگ ونسل کے ہیں اور ہر شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو وہ ان سے استفادہ کرتا ہے۔

سپیکر نے عرض کیا کہ ہمارے بعض آئرش مشنری بھی افریقہ میں جاتے ہیں اور وہاں ہم نے بھی کچھ سکول کھولے ہوئے ہیں اور ان سکولوں سے تعلیم یافتہ لوگ مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

صدر صاحب جماعت آئرلینڈ بھی اس ملاقات میں ساتھ تھے۔صدر صاحب نے عرض کیا جماعت احمدیہ کے سکول اللہ کے فضل سے ملک میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ ان سکولوں سے پڑھے ہوئے لوگ حکومت کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے سکولوں میں دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور اس میں آزادی ہے۔زبردستی نہیں ہے کہ ایک ہی مذہب کی تعلیم دی جائے۔ ہر مذہب کے طلباء اپنی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس بات پر سپیکر صاحب بہت حیران ہوئے۔

سپیکر صاحب نے کہا کہ میں انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ انسان خدا کو پہچانے، خدا سے تعلق پیدا ہو اور پھر ہر انسان دوسرے انسان کا حق ادا کرے اور ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام تو بڑا پرامن مذہب ہے۔لیکن انتہا پسند مسلمان اور دہشت گرد اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا اس دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ انصاف نہیں ہے کہ کسی شخص یا کسی گروپ کی غلطی سے اس کے مذہب کو بدنام کیا جائے۔

اس پر سپیکر نے کہا کہ بعض جگہ تو عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا: عیسائیوں کی طرف سے جو ظلم ہو رہے ہیں، لیکن ان کے مذہب کا نام کوئی نہیں لیتا کہ یہ ظلم عیسائیوں نے کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کرتا ہے تو اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔

ملاقات کے دوران دیگر مختلف امور اور مسائل پر بھی گفتگو ہوئی اور تبادلہ خیال ہوا۔

ملاقات کا وقت 15 منٹ طے تھا لیکن یہ ملاقات 45 منٹ تک جاری رہی۔سپیکر کے سیکرٹری اسکو وقت کے بارہ میں بتاتے رہے کہ اب پارلیمنٹ کا سیشن شروع ہونے والا ہے اور اس میں تاخیر ہو رہی ہے لیکن سپیکر نے ان پیغامات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور وہ مسلسل 45 منٹ تک بیٹھے رہے۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔ اس کے بعد پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس ہال (روم نمبر 2) میں تشریف لے آئے جہاں بیس سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ ان ممبران میں ملک کی چاروں بڑی سیاسی پارٹیوں Labour, Finegale, Finefail اور Sinnfein کے نمائندے موجود تھے۔

سب سے پہلے ممبر پارلیمنٹ Hon, Eamon o'Cuiv جو پارلیمنٹ میں اپوزیشن پارٹی کے سینئر ممبر بھی ہیں نے حضور انور کو پارلیمنٹ میں آنے پر خوش آمدید کہا اور حضور انور اور جماعت کا تعارف دوسرے ممبران پارلیمنٹ سے کروایا۔ موصوف نے جماعت کے کاموں اور خدمات کی تعریف کی اور جماعت کی طرف سے تعاون کا ذکر کیا۔ موصوف نے جماعت پر ہونے والے مظالم کا بھی ذکر کیا۔

بعد ازاں تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ چند ممبران پارلیمنٹ کے نام درج ذیل ہیں۔

Hon. Dan Naville (چیئر مین Fine Gale پارٹی)
Hon. Johna Tuffi
Hon. Joe Costella
Hon. Sean Crow
Hon. Eri Byrn
Hon. Earon Crin
Hon. Hilde Garde Naughtow موصوفہ سنیٹر ہیں۔
Hon. Fidelha Healy Eames موصوفہ سنیٹر ہیں۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کیلئے کہتی ہے وہ دوسرے مسلمانوں میں نظر نہیں آتی۔ یہ معلومات میں نے گہرائی میں جاکر حاصل کی ہیں۔ڈبلن بڑا شہر ہے اور ملک کا دارالحکومت بھی ہے آپ کی پہلی مسجد یہاں ہونی چاہئے تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ العزیز جلد ڈبلن میں بھی مسجد بنائیں گے۔ یہاں بھی مسجد کا افتتاح کریں گے۔

جماعت کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ کمیونٹی اسلام کا ہی ایک حصہ ہے اور جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام ہے۔

آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں ایک ریفارمر مصلح کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جو دین کو اس کی حقیقی بنیادوں پر قائم کرے گا۔اور سب کو اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کی طرف بلائے گا اور ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اب جو دوسرے مسلمان فرقے آپؑ کا انکار کرتے ہیں ان کی طرف سے ہمارے خلاف پرسی کیوشن ہو رہی ہے۔ اور خصوصاً پاکستان میں مظالم کا یہ سلسلہ لمبے عرصہ سے جاری ہے اور احمدیوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ابھی دو روز قبل ہی ایک احمدی ڈاکٹر کو سندھ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ان مظالم اور حکومت کی طرف سے مختلف پابندیوں کے قانون کی وجہ سے ہمارا مرکز پاکستان سے لندن منتقل ہوا۔ مجھ سے پہلے خلیفۃ المسیح کو پاکستان سے ہجرت کر کے لندن آنا پڑا۔اس وجہ سے اب میرا قیام بھی لندن میں ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہیڈ خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم اسلام کی تبلیغ اور دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم اور اسلام کا امن وسلامتی کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ بہت سارے رفاہی کام بھی کرتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کی بناء پر ہمارے بہت سارے منصوبے اور پروگرام جاری ہیں۔خصوصاً تیسری دنیا میں افریقہ کے غریب ممالک میں ہمارے سکول اور ہسپتال قائم ہیں اور صاف پانی مہیا کرنے، بجلی مہیا کرنے اور اپنے قدموں پر کھڑا کرنے اور ضرورتمندوں کی امداد کے حوالہ سے اور بھی بہت سے پراجیکٹ جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قطع نظر اس کے کہ لوگ ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کیا مشکلات کھڑی کرتے ہیں۔ ہم بلا رنگ ونسل اور مذہب وملت سب کی یکساں خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کے علاوہ بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور ملائشیا اور بعض دوسرے ممالک میں بھی ہم پر مظالم ہوتے ہیں اور ہماری پرسی کیوشن جاری ہے۔ لیکن ہم ان ممالک میں بھی ہر جگہ ضرورت مندوں، محتاجوں کی خدمت کرتے ہیں۔

جہاد کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم جہاد کا وہ مفہوم نہیں لیتے جس طرح دوسرے مسلمان لیتے ہیں۔ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ایک بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی جائے اور برائیوں کے خلاف جہاد ہو۔ پھر تبلیغ کا جہاد ہے۔امن اور رواداری کا پیغام پہنچانے کا جہاد ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ کا دوسرے غیر احمدی لیڈروں سے رابطہ ہوتا ہے اور آپ کسی جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم تو چاہتے ہیں کہ ایسا ہو، جو کامن چیز ہے، جو سب میں مشترک ہے۔ ایک خدا ہے، ایک نبی ہے، اس پر ہی اکٹھے ہوں لیکن ان لیڈروں کی طرف سے کوئی مثبت جواب نہیں ملتا۔ یہ ہم سے بات کرنا نہیں چاہتے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ پلیٹ فارم مہیا کر دیں اور مسلم لیڈرز جمع کریں تو ہم بات کرنے کیلئے تیار ہیں ہم تو دنیا میں امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں اور جو بھی امن، عدل وانصاف کا قیام چاہے گا ہم اس کے ساتھ مل کر کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

اسی ممبر پارلیمنٹ خاتون نے دوسرا سوال کیا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کیا ہیں اور کیا وہ مسجد میں نماز مردوں کے ساتھ پڑھ سکتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے تو خواتین کے حقوق چودہ سو سال قبل سے دیئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں مردوں اور عورتوں کے حقوق میں کوئی تفریق نہیں ہے کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔ حقوق میں ایک توازن ہے۔ کانفرنس روم میں ایک طرف دو احمدی آئرش خواتین کھڑی تھیں۔ حضور انور نے ان دونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں نے حجاب پہنے ہوئے ہیں اور باپردہ ہیں اور اپنے سارے کام کرتی ہیں۔ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک امریکہ میں رہتی ہے اور وہاں لجنہ کی جو لوکل تنظیم ہے اُس کی صدر بھی ہیں۔ ہم اپنی خواتین کو آرگنائز کرتے ہیں اور یہ تنظیم لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہے اور آزادانہ اپنے پروگرام منعقد کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا تعلق ہے۔ تو یو کے میں رولنگ پارٹی کے ایک سیاستدان نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کیا مستقبل میں ایسا ممکن ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھ سکیں۔ تو اسے میں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا کہ مرد آگے صفیں بنا کر نماز پڑھتے تھے اور خواتین مردوں کے پیچھے صفیں بنا کر نماز پڑھتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز کی مختلف حالتیں ہیں اور مختلف حصے ہیں اکٹھے نماز پڑھنے کی صورت میں عورتوں کیلئے بعض حصوں کی ادائیگی مشکل ہے اس لئے عورتوں نے اپنی سہولت کیلئے علیحدہ جگہ پر نماز پڑھنے کو بہتر سمجھا ہے۔ مجبوری کے تحت ایک ہال میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ مسجد کا نام ”مسجد مریم“ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جمعہ والے دن مسجد کی افتتاحی تقریب میں اس موضوع پر بیان کروں گا۔ آپ اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ سنی اور شیعہ کا جو فرقہ ہے اس کی قرآن کریم میں کوئی بنیاد ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تو کوئی بنیاد نہیں ہے اور نہ ہی کسی فرقہ کی کوئی تفریق ہے۔ جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو اس وقت کوئی فرقے نہیں تھے۔ یہ سب فرقے بہت بعد میں بنے ہیں۔ جس طرح یہودیت اور عیسائیت میں بعد میں فرقے بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایک خدا ہے۔ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ ایک قرآن ہے ہم سب انبیاء پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ایک ہی دین ”اسلام“ کا ذکر ہے۔ ان فرقوں کا ذکر نہیں ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ سب اس دین واحد پر اکٹھے ہوں۔ اور سب ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے والے دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اپنے آنے کی غرض یہ بتائی ہے کہ میں اس لئے آیا ہوں تا لوگ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانیں۔ خدا سے تعلق قائم ہو اور دوسرے یہ کہ مخلوق کے حقوق ادا کریں۔ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔

ایک ممبر پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ جماعت کے بارہ میں مظالم کا علم صرف ایک ہفتہ پہلے ہوا ہے۔ کیا آپ کی جماعت میں کوئی ایسا نظام ہے جو یہ اطلاع پہنچاتا رہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جماعت میں ایسا نظام موجود ہے۔ ہیومن رائٹس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو یہ سارا کام اور رابطے کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے ممبران جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں متعلقہ حکام سے رابطے میں رہتے ہیں۔ وہاں جاکر UNHCR سے باقاعدہ میٹنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح ملائشیا، تھائی لینڈ اور سری لنکا اور دوسرے ممالک میں اسائیلم سیکرز کے حوالہ سے UNHCR کے دفاتر سے رابطہ رہتا ہے اور ہم مختلف ممالک میں حکومتی محکموں کو پرسی کیوشن کے حوالہ سے انفارم کرتے ہیں اور باقاعدہ سب کورپورٹس مہیا کی جاتی ہیں۔

اس موقع پر صدر جماعت آئرلینڈ نے بتایا کہ باقاعدہ ای میل کے ذریعہ پرسی کیوشن کے بارہ میں حکام کو باخبر رکھا جاتا ہے۔

ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد پروٹوکول آفیسر نے آکر یہ اعلان کیا کہ اب خلیفۃ المسیح کا ایک دوسرا پروگرام ہے۔ جہاں خلیفۃ المسیح تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور انور کو اس اسمبلی ہال میں لے جایا گیا۔ جہاں نیشنل پارلیمنٹ کے اجلاس کی کاروائی جاری تھی۔ حضور انور VIP گیلری میں تشریف لے گئے اور قریباً بیس منٹ تک اس اجلاس کی کاروائی دیکھی۔

بارہ بجکر 25 منٹ پر حضور انور اس ہال سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور وزیٹر بک پر کچھ تحریر فرمائیں۔

چنانچہ وزیٹر بک پر حضور انور نے نام لکھ کر دستخط کئے۔

ایک دوسرے ہال میں ایوان بالا سنیٹ کا اجلاس جاری تھا پروٹوکول آفیسر کیپٹن J h o n Flaherty حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خصوصی انتظام کے تحت اس ہال میں لے گئے۔ جہاں حضور انور نے دس منٹ تک سنیٹ کے اجلاس کی کاروائی دیکھی۔

بعد ازاں پارلیمنٹ کی انتظامیہ کی طرف سے چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اس دوران حضور انور نے پروٹوکول آفیسر کو ازراہ شفقت دعوت دی کہ گالوے میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئیں۔

پروگرام کے مطابق بارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ پارلیمنٹ ہاؤس سے رخصت کیا گیا۔

پولیس کے چار موٹر سائیکلوں نے واپسی پر بھی حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ ٹریفک روکتے ہوئے تمام راستوں کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ڈبلن سے گالوے Galway شہر کے لئے روانگی تھی۔ تین بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ گالوے شہر کی طرف روانہ ہوا۔

گالوے شہر، ڈبلن سے 120 میل مغرب کی طرف ساحل سمندر پر واقع ہے اور آئرلینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی دریافت تیرھویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ 68 ہزار لوگ یہاں آباد ہیں اس شہر کو آئرلینڈ کے مغربی ساحل پر آباد ہونے کی وجہ سے یورپ کا آخری شہر بھی کہا جاسکتا ہے۔

قریباً دو گھنٹے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گالوے تشریف آوری ہوئی۔ گالوے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ممبران قافلہ کے قیام کا انتظام ہوٹل Clayton میں کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں پہنچی۔ احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں استقبالیہ گیت پیش کئے۔

گالوے جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر مامون الرشید صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مکرم ابراہیم نونن صاحب مبلغ گالوے نے بھی شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

صدر لجنہ اماء اللہ گالوے محترمہ شازیہ رضوان صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے گالوے جماعت کے ممبران کے علاوہ Cork, Limerick, Athlone اور Dublin کی جماعتوں سے بھی احباب اور مختلف فیملیز اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز ایسی بھی تھیں کہ انہوں نے پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ آج کا یہ دن ان کے لئے بہت ساری برکتیں اور سعادتیں لیکر آیا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں عزیزم جہانگیر رشید نے پھول پیش کئے اور عزیزہ سمرہ خان نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

گالوے (آئرلینڈ) میں جماعت کی پہلی تعمیر ہونے والی مسجد مریم کا فاصلہ اس ہوٹل سے ایک کلومیٹر سے کم ہے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مریم تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ تمام جماعتوں سے آنے والے احباب، خواتین نے اپنے آقا کی اقتداء میں اس نئی مسجد میں پہلی نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے افراد بھی تھے جن کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ بعضوں کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنی مراد پا رہا تھا۔

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل صدر صاحب جماعت آئرلینڈ سے مسجد کے حوالہ سے بعض امور دریافت فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

❁❁❁

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّین

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

گزشتہ ایک سال میں دو نئے ممالک Belize اور Uruguay میں احمدیت کا نفوذ۔ اس طرح اب تک دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس سال میں 204 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 382 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔ 184 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اس طرح اب تک 113 ممالک میں احمدیہ مشن ہاؤسز اور مراکز کی تعداد 2808 ہو چکی ہے۔

اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی طرف سے 72 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم طبع ہو چکے ہیں۔ اس سال ماؤری زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔

مختلف زبانوں میں کتب و پمفلٹس کے تراجم اور طباعت کا تذکرہ۔ گزشتہ ایک سال میں 666 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 43 زبانوں میں شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد 61 لاکھ 52 ہزار ہے۔ اس وقت دنیا کی 28 /زبانوں میں 143 جماعتی جرائد و اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

گزشتہ ایک سال میں 2235 نمائشوں کے ذریعہ 5 لاکھ 81 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح 11047 بکسٹالز اور 226 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 80 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔ دنیا بھر میں 1550 اخبارات نے 3826 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں جن کے قارئین کی مجموعی تعداد 55 کروڑ 14 لاکھ 65 ہزار بنتی ہے۔ اس سال میں ایک کروڑ 34 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔

اس سال میں 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور ماہنامہ موازنہ مذاہب اور مختلف وکالتوں اور زبانوں کے ڈیسکس کے علاوہ متفرق جماعتی اداروں کی کارکردگی کا اجمالی تذکرہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر گزشتہ سال میں نازل ہونے والے بے پایاں افضال و انعامات اور الٰہی نصرت و تائیدات کے ایمان افروز کوائف اور واقعات کا روح پرور بیان)

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 48ویں جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز + فرخ راحیل)

بقیہ کارروائی جلسہ سالانہ یوکے۔

30 /اگست 2014ء بروز ہفتہ

اجلاس کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم ہانی طاہر صاحب کو بلایا۔ انہوں نے سورۃ الصّف کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المومن زاہد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام

یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے

مترنّم آواز میں پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن مورخہ 30 /اگست 2014ء کو بعد دوپہر کے خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ گزشتہ میں جماعت احمدیہ پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نصرت الٰہی کا ذکر فرمایا۔ جب حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو پنڈال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے تقریباً پونے دو گھنٹے کا خطاب فرمایا۔ جس میں تفصیل کے ساتھ جماعتی ترقیات اور انعامات الٰہی کا ذکر فرمایا۔ یہ دراصل مختصر سا جائزہ تھا جس کو حضور انور نے خلاصے کے طور پر پیش فرمایا۔ حضور انور نے جماعت کے مختلف شعبہ جات کے تحت ان کی کارکردگی اور اعداد و شمار پیش فرمائے اور ساتھ ساتھ بہت ہی ایمان افروز واقعات نے خطاب کو چار چاند لگا دیئے۔ اس رپورٹ میں شعبہ جات کی کارکردگی اور اعداد و شمار شامل ہیں۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے خطاب کے آغاز میں فرمایا حسب روایات آج کی تقریر میں جو رپورٹ پیش کی جاتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال اور اس کی بارشوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس وقت میں کچھ حصے اس میں سے بیان کروں گا۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی اللہ تعالیٰ نے دو نئے ممالک جماعت احمدیہ کو دیئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے 206 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ نئے ممالک بیلیز (Belize) اور یوروگوئے (Uruguay) ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بیلیز سنٹرل امریکہ میں واقع ہے اس کے شمال میں میکسیکو ہے اور جنوب میں ہنڈوراس (Honduras) ہے۔ گوئٹے مالا بھی اس کے ساتھ ہے۔ سپینش اور انگریزی یہاں بولی جاتی ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ 3 لاکھ 40 ہزار کی آبادی ہے۔ یہاں وقف عارضی کے ذریعہ سے سلسلہ چلا۔ سوال و جواب سے لوگوں کو رجحان پیدا ہوا۔ اب یہاں باقاعدہ مربی سلسلہ بھی کینیڈا سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں 21 افراد نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

اسی طرح یوروگوئے بھی ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ شمال میں برازیل اور جنوب میں Atlantic Ocean اور مغرب میں ارجنٹائن ہے۔ یہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ 33 لاکھ کے قریب آبادی ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ ہوئی اور جماعت کا پیغام پہنچا۔ ایک خاتون نے یہاں بیعت کی ہے اور باقاعدہ اخلاص میں بڑھ رہی ہیں۔ یہ جلسہ کینیڈا میں بھی شامل ہوئی تھیں۔

نئی جماعتیں

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 730 ہے اور ان جماعتوں کے علاوہ 1060 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ یعنی باقاعدہ جماعتیں Establish ہوئیں اور نظام قائم کیا گیا۔ حضور انور نے نئی جماعتوں کے قیام کے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

نئی مساجد کی تعمیر اور بنی بنائی مساجد جو جماعت کو ملیں

حضور انور نے فرمایا کہ نئی مساجد جو تعمیر ہوئیں اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی مجموعی تعداد 586 ہے۔ 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 382 بنی بنائی جماعت کو ملی ہیں۔ جس میں امریکہ، یورپ، افریقہ اور مختلف ممالک شامل ہیں۔

مختلف ممالک میں پہلی مسجد کی تعمیر

حضور انور نے فرمایا کہ جن ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے ان میں ملک روانڈا ہے جہاں دو مساجد تعمیر کی گئیں۔ آئرلینڈ میں بھی مسجد مکمل ہوگئی ہے۔ نیوزی لینڈ میں بھی پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ برازیل میں جماعت کی پہلی مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جاپان میں بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ حضور انور نے مساجد کے حوالے سے بھی بعض نہایت دلچسپ واقعات بیان فرمائے اور مساجد کی تعمیر میں مخالفین کی طرف سے روکیں پیدا کرنے اور اللہ کے فضل سے ان روکوں کے دُور ہونے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کے واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔

مشن ہاؤسز میں اضافہ

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 184 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 113 ممالک میں ہمارے مشن ہاؤسز اور مراکز کی کل تعداد 2808 ہو چکی ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام میں انڈیا کی جماعت سرفہرست ہے جہاں دوران سال 27 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ انڈونیشیا دوسرے نمبر پر ہے، یہاں گزشتہ سال 17 مراکز زیر تعمیر تھے امسال ان کی تکمیل ہوئی۔ اس طرح یہاں پر مشن ہاؤسز کی کل تعداد 259 ہوگئی ہے۔ پھر افریقہ کے ممالک سینیگال، سیرالیون، بینن، گھانا، تنزانیہ، برکینا فاسو اور آئیوری کوسٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤسز بنے ہیں۔

وقار عمل

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقار عمل بھی ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں، اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد اور سنٹرز کے بہت سے کام وقار عمل کے ذریعہ سے کرتی ہیں۔ یہاں یورپ میں بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ 77 ممالک سے موصولہ رپورٹس کے مطابق 40 ہزار وقار عمل کئے گئے جن کے ذریعہ سے 25 لاکھ 57 ہزار امریکن ڈالر کی بچت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ جامعہ احمدیہ گھانا دیکھ کے حیران ہوتے ہیں جو ہم نے بنایا ہے احمدی کنٹریکٹر اور انجینئر کا خیال تھا کہ جتنا ہم نے خرچ کیا ہے اس سے چار بلکہ پانچ گنا زیادہ قیمت پر بھی یہ عمارتیں بن نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیسے میں بھی برکت ہے اور افراد جماعت بھی وقار عمل کے ذریعہ سے بہت سے کام کر دیتے ہیں۔

تراجم قرآن کریم

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت تصنیف کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال تک قرآن کریم کے مکمل تراجم 71 کی تعداد میں جماعت کی طرف سے چھپوائے جا چکے تھے۔ نیا ترجمہ ماؤری زبان میں طبع کرایا گیا ہے۔ حضور انور نے بتایا کہ نیوزی لینڈ کے دورہ کے موقع پر یہ ترجمہ قرآن کریم ماؤری بادشاہ کو بھی تحفۃً دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے تراجم قرآن کریم کی تعداد 72 ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کے کچھ حصوں پر مشتمل تراجم بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔

کتب و فولڈرز کے تراجم

حضور انور نے فرمایا کہ پھر مختلف کتب اور فولڈرز کے تراجم بھی ہوئے ہیں۔ 21 زبانوں میں 104 کی تعداد میں یہ طبع کرائے گئے ہیں۔ اس وقت جو کتب اور فولڈرز زیر تیاری ہیں وہ 47 زبانوں میں 542 کی تعداد میں ہیں۔

حضور انور نے فرنچ اور سواحیلی قرآن کریم کے تراجم سے متعلق غیروں کے بعض تبصرے بھی پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح اسلامی اصول کی فلاسفی کے فرنچ ترجمہ سے متعلق بھی بعض غیر مسلموں کی آراء بیان فرمائیں۔

نئی کتب کی اشاعت اور تراجم

حضور انور نے فرمایا کہ دوران سال حضرت مسیح موعودؑ کی عربی زبان میں شائع کی گئی کتب میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔ انجام آتھم، آئینہ کمالات اسلام، نور القرآن، اس کے علاوہ آئین ایڈمسن کی انگریزی کتاب A Man of God کا عربی ترجمہ بھی طبع کرایا گیا۔ انگریزی کتب میں براہین احمدیہ حصہ سوم شائع ہوا۔ اس کے پہلے دو حصے انگریزی میں پہلے شائع ہو چکے ہیں۔
حضور انور نے بتایا کہ امن کے بارے میں جو میرے مختلف لیکچر تھے اس کے مختلف تراجم ہوئے ہیں اور کتابیں شائع کی گئی ہیں اور لوگ کافی پسند کرتے ہوئے خرید رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی کتب کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ بچوں کے لئے لجنہ اماء اللہ انگلستان نے کئی کتابیں شائع کی ہیں اور انہوں نے میرے لیکچر پر مشتمل کتاب Responsibility of Ahmadi Women بھی شائع کی ہے۔ اردو کتب میں ''تأثرات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی تقریبات 2008ء'' تحریک جدید نے شائع کروائی ہے۔ اسی طرح کتاب ''تحریک جدید ایک الٰہی تحریک'' جلد ہفتم تیار کر کے چھپوائی گئی ہے۔ عائلی زندگی سے متعلق میرے مختلف خطبات شائع کئے گئے ہیں۔
رشین زبان میں جو کتب شائع ہوئی ہیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح، امن کے بارے میں حضور انور کے مختلف لیکچرز اور بعض دوسرے لیکچرز شائع ہوئے۔ ترکی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا گیا۔ نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ البانین زبان میں کتب شائع ہوئی ہیں۔ بنگالی میں تبلیغی پاکٹ بک، دعوۃ الامیر، سبز اشتہار وغیرہ کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ فرانسیسی میں جماعت ماریشس نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے شائع کردہ کتاب حضرت نوحؑ کا فرانسیسی میں ترجمہ کرایا۔ برمی زبان میں پمفلٹس اور کتابیں شائع ہوئیں۔ جرمن زبان میں کتب شائع ہوئیں۔ جاپانی زبان میں Life of Mohammad اور World Crisis and the Pathway to Peace جو حضور انور کے لیکچرز ہیں اور بہت سی کتب شائع ہوئیں۔ حضور انور نے دیگر کئی زبانوں میں کتب کی اشاعت کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمایا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

حضور انور نے فرمایا کہ نظارت اشاعت کی طرف سے شائع ہونے والی کتابوں میں شرح بخاری جلد ہشتم اردو، مواہب الرحمن مع اردو ترجمہ، مکتوبات احمد جلد سوم، حیات احمد جلد اول دوم، فرمودات حضرت مصلح موعودؓ (فقہی مسائل)، خطابات نور، تاریخ افکار اسلامی، اتمام الحجۃ مع اردو ترجمہ، اعجاز المسیح مع ترجمہ اور میرے خطبات کا مجموعہ بھی شائع کیا ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے نئی کتب میں انوار العلوم کی جلد نمبر 24 جو حضرت مصلح موعودؓ کے 1953ء، 1954ء کے خطابات ہیں۔ اس کے علاوہ خطبات محمود کی جلد نمبر 26 تا جلد نمبر 30 جو 1945ء سے 1949ء تک کے خطبات پر مشتمل ہیں طبع کرائے گئے۔

نور فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے صحیح مسلم مع اردو ترجمہ کی جلد نمبر 14 اور 15 طبع کروائی گئیں۔

طاہر فاؤنڈیشن

حضور انور نے فرمایا کہ طاہر فاؤنڈیشن کی طرف سے نئی کتب میں 93-1992ء کے خطبات طاہر کی جلد نمبر 12 شامل ہیں۔

حضور انور کا لیکچر

حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں بین الاقوامی مذاہب کانفرنس جو یو کے نے سو سال مکمل ہونے پر گزشتہ سال گلڈ ہال میں منعقد کی تھی۔ اس میں میرا ایک لیکچر بھی تھا اس کو بھی انہوں نے شائع کیا اور باقی لیکچروں کو بھی کتابی صورت میں شائع کیا گیا اور یہ بکسٹال پر موجود ہے۔

ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن

حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیشنل وکالت اشاعت کی رپورٹ یہ ہے کہ مختلف زبانوں میں احمدیت کی حقیقی تعلیم پر مشتمل پیغام کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ کی اشاعت کے ذریعہ عام کیا گیا۔ چنانچہ اس سال 83 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 666 مختلف پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 43 زبانوں میں شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد 61 لاکھ 52 ہزار بنتی ہے۔

جماعتی اخبارات و رسائل

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل بھی اب کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں 28 زبانوں میں 143

بقیہ: [illegible] کے جواب میں از صفحہ 2

جماعتی جرائد واخبارات شائع ہو رہے ہیں۔

ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز

حضور انور نے فرمایا کہ ریویو آف ریلیجنز جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں فرمایا تھا۔ اب یہ یوکے، کینیڈا اور انڈیا سے انگلش میں پرنٹ ہوتا ہے۔ 13 ہزار سے زائد کا پیاں پرنٹ ہو کر دنیا بھر کے 83 ممالک میں بھیجی جاتی ہیں۔

ماہنامہ موازنہ مذاہب

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ ماہنامہ موازنہ مذاہب بھی بڑا اچھا رسالہ ہے اور سید میر محمود احمد ناصر صاحب اس کے ایڈیٹر ہیں۔ یہاں یوکے سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے اس میں اچھے علمی اور تحقیقی مضامین ہوتے ہیں۔ اس کا سالانہ چندہ 20 پونڈ ہے۔ اس کو بھی لوگوں کو پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

وکالت اشاعت برائے ترسیل

حضور انور نے فرمایا کہ اب ایک نئی وکالت اشاعت ترسیل کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کا کام مرکز میں جو کتب شائع ہوتی ہیں ان کو مختلف ملکوں میں بھیجنا اور وہاں ان کی تقسیم اور فروخت کا انتظام کرنا ہے۔ اس کے تحت دنیا کی مختلف 43 زبانوں میں 3 لاکھ 52 ہزار 561 سے زائد کتب جماعت کی تبلیغی اور تربیتی ضروریات کے لئے بھجوائی گئیں۔

رقیم اور افریقن پریس

حضور انور نے فرمایا کہ رقیم پریس اور افریقن ممالک کے پریسوں کے ذریعے چھپنے والی کتب اور رسائل کی تعداد 4 لاکھ 90 ہزار ہے اور یہاں لندن سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے اور افریقہ کے آٹھ ممالک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، آئیوری کوسٹ، برکینا فاسو، کینیا اور تنزانیہ میں یہ پریس کام کر رہے ہیں۔

نمائشیں، بکسٹال، بک فیئرز

حضور انور نے فرمایا کہ نمائشیں اور بکسٹال اور بک فیئرز کے ذریعہ جو خاص پروگرام انہوں نے بنائے۔ اس سال 2235 نمائشوں کے ذریعہ 5 لاکھ 81 ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا اور 11 ہزار 47 بکسٹال اور 226 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ 80 لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام حق پہنچا۔ حضور انور نے نمائشوں کے بارے میں شاملین کے چند تاثرات بیان فرمائے۔ اسی طرح بک فیئرز اور بکسٹال کے ذریعہ بھی بعض ایمان افروز واقعات ہوئے جن کا حضور انور نے ذکر فرمایا۔

مضامین اور آرٹیکلز

حضور انور نے فرمایا کہ اخبارات میں جماعت کے مضامین اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قبولیت کی ایسی ہوا چلائی ہے میڈیا کی بڑی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر 1550 اخبارات نے 3826 جماعتی مضامین، آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع

جلسہ گاہ کا ایک منظر

قادیان پریس

اسی طرح لندن کے علاوہ قادیان سے بھی مختلف ممالک کی لائبریریوں کے لئے 50 ہزار سے زائد کی تعداد میں کتب مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔ قادیان کا پریس بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن

حضور انور نے فرمایا کہ وکالت تعمیل و تنفیذ لندن، اس کا انڈیا، نیپال اور بھوٹان سے تعلق ہے۔ یہ بھی نئی وکالت یہاں قائم کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تحت بھی انڈیا اور نیپال اور بھوٹان میں کام ہو رہے ہیں اور کافی وسیع طور پر پریس کا کام بھی، تبلیغ کا کام بھی اور قادیان میں دوسرے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہے ہیں۔

کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد 55 کروڑ 14 لاکھ 65 ہزار بنتی ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

حضور انور نے لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کے بارہ میں بتایا کہ مجموعی طور پر ایک کروڑ 34 لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ اس بارے میں امریکہ میں بھی بڑا کام ہوا ہے۔ سپین میں جامعہ کے طلباء کو بھیجا گیا تھا انہوں نے کافی بڑی تعداد میں تقسیم کیا۔ کینیڈا، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ٹرینیڈاڈ الغرض دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہوا چلی ہوئی ہے اور کام ہو رہا ہے۔ حضور انور نے لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔

رشین ڈیسک

حضور انور نے فرمایا کہ رشین ڈیسک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع کام ہو رہا ہے۔ کتابیں اور خطبات کا ترجمہ اور اب تو باقاعدہ رشین خط لکھتے ہیں کہ ہمیں بڑی سہولت ہوگئی ہے کہ ہم باقاعدہ ایم ٹی اے پر بھی ترجمہ سن اور دیکھ لیتے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک کے ذریعہ بھی کافی کام ہو رہا ہے اور ایم ٹی اے پر پروگرام بھی Live چل رہے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع کام ہو رہا ہے کتابوں کے ترجمے وغیرہ ہو رہے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے ذریعہ اس دفعہ انہوں نے دو کتابیں شائع کی ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک کے ذریعہ بھی ترکی میں چار پانچ کتابیں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہیں۔

عربی ڈیسک

حضور انور نے بتایا کہ عربی ڈیسک کے ذریعہ بھی آئینہ کمالات اسلام، انجام آتھم، نور القرآن ہر دو حصص، احمد المہدی وغیرہ کتب شائع ہوئی ہیں۔ ایم ٹی اے اور عربی پروگراموں کے حوالے سے حضور انور نے عربوں کے تاثرات بھی بیان فرمائے۔

تحریک وقف نو

حضور انور نے فرمایا کہ تحریک وقف نو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نو کی تعداد میں 3 ہزار 442 واقفین کا اضافہ ہوا ہے اور اس اضافہ کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 54 ہزار 135 ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 33 ہزار 119 اور لڑکیوں کی تعداد 21016 ہے۔ پاکستان میں یہ تعداد سب سے زیادہ ہے اور اس کے بعد بیرون پاکستان سب سے زیادہ جرمنی میں ہے۔ دوسرے نمبر پر انگلستان ہے اور تیسرے نمبر پر انڈیا ہے۔

شعبہ مخزن تصاویر

حضور انور نے فرمایا کہ مخزن تصاویر کے ذریعہ بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ تصویروں کی نمائشیں لگ رہی ہیں اور تبلیغ کے مواقع ان کے ذریعہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔

جماعتی مرکزی ویب سائٹ

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کی مرکزی ویب سائٹ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔ اس میں یو ایس اے، کینیڈا، پاکستان، بھارت اور برطانیہ سے کارکنان رضا کارانہ کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 18 اور خلفاء سلسلہ کی 18 کتب E-Book کی شکل میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ جو Phone I اور I Pad اور Kindal پر پڑھی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرے تمام خطبات اور تقاریر آڈیو اور ویڈیو کی صورت میں مرکزی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ 18 زبانوں میں خطبہ جمعہ کا اردو انگریزی خلاصہ، سلائیڈز وغیرہ Upload کی جاتی ہیں۔ دو نئی Apps روزنامہ الفضل اور Islam ask شائع کی گئی ہیں۔ Android اور Apple کی تمام ڈیوائسز پر ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ Samsung TV پر ایم ٹی اے کی App شائع کی گئی ہے اور مزید Apps پر کام جاری ہے۔ جن میں خلافت جوبلی کی دعائیں، شارٹ کمنٹری اور اذان شامل ہے۔ قرآن کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 43 زبانوں میں تراجم Online مہیا ہیں۔ اس سال 8 ہزار 700 ویڈیوز کو 25 لاکھ مرتبہ دیکھا گیا ہے۔

پریس اور میڈیا آفس

حضور انور نے فرمایا کہ پریس اور میڈیا آفس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے اور دنیا میں جماعت احمدیہ کا پریس کے ذریعہ سے کافی بڑا Exposure ہوا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تحت اس وقت 15 ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے ہیں جن میں 282 مرد اور 42 خواتین شامل ہیں۔ ان 324 میں سے کل 42 واقفین یا ملازمین ہیں اور باقی سب والنٹیئرز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی نئے Live پروگرام شروع کئے گئے اور لوگ بہت پسند کر رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کی نئی Uplink سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ یوکے پر اس سال چار علیحدہ نشریات یہاں سے ہو رہی ہیں۔ جن میں ایم ٹی اے ون، ایم ٹی اے تھری العربیہ کی معمول کی جلسہ نشریات کے علاوہ گھانا ٹی وی کے ذریعہ سے گھانا کے لئے تینوں دن خصوصی نشریات کا اہتمام ہوگا۔ سیرالیون ٹی وی کی معاونت سے سیرالیون کے لئے تینوں دن کے تین تین گھنٹے کے پروگرام وہاں کے لوکل ٹی وی پر براہ راست حدیقۃ المہدی سے پیش کئے جائیں گے۔ ایم ٹی اے پر انگریزی زبان میں 24 گھنٹے کے نئے چینل کی فزیبلٹی مکمل کر لی گئی ہے۔ جائزہ لیا جا رہا ہے۔ گھانا میں ایم ٹی اے کو مزید وسعت دی جارہی ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتوں کے بعض واقعات بیان فرمائے۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشنز

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیہ ریڈیو سٹیشنز خاص طور پر افریقہ میں بڑا کام کر رہے ہیں۔ امسال مالی میں پانچ نئے ریڈیو سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اب مالی میں ہی ہمارے 11 ریڈیو سٹیشنز ہو چکے ہیں اور مختلف زبانوں میں یہ ریڈیو پروگرام نشر کر رہے ہیں۔ مالی کے ریڈیو سٹیشنز سے اس سال 36 ہزار 769 گھنٹے پروگرام نشر ہوئے۔ برکینا فاسو میں ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 4 ہے۔ 22 ہزار 300 گھنٹے کے پروگرام اور اسی طرح مختلف دوسرے

پروگرام، سیرالیون کے احمدیہ ریڈیو سٹیشنز سے امسال تقریباً 3 ہزار گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے۔ مجموعی طور پر افریقہ کے تین ممالک میں قائم احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 16 ہوچکی ہے۔ حضور انور نے احمدیہ ریڈیو سٹیشنز سن کران سے فائدہ اٹھا کر قبول احمدیت کے بعض دلچسپ واقعات بیان فرمائے۔

نصرت جہاں سکیم

حضور انور نے فرمایا کہ نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں 41 ہسپتال اور کلینک کام کررہے ہیں۔ جن میں ہمارے 38 مرکزی ڈاکٹرز اور 12 مقامی ڈاکٹرز خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 681 ہائر سیکنڈری، جونیئرز اور پرائمری سکول کام کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بھی بڑا اچھا کام ہورہا ہے۔ ہمارے ہسپتالوں میں شفاء کے غیر معمولی واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ حضور انور نے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

IAAAE

حضور انور نے فرمایا کہ انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE) اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کام کررہی ہے اور ماڈل ولیج کے پراجیکٹس بھی انہوں نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ تعمیراتی کام بھی ہورہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ سے گھانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، برکینا فاسو میں 210 مقامات پر بجلی فراہم کرچکے ہیں۔ سولر سسٹم لگائے جاچکے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی وہاں نشر ہونے لگ گیا ہے۔ امسال گیمبیا ہسپتال کو 10 نئے سسٹم دیئے گئے ہیں۔ 15 نائیجر کے لئے، 25 کونگو کے لئے، 25 سیرالیون کے لئے، جہاں جہاں یہ فراہم کئے گئے ہیں وہاں لوگ بڑا فائدہ اٹھارہے ہیں۔ پانی کی فراہمی کا کام کیا جارہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان انجینئرز اور آرکیٹیکٹ یہاں سے جاتے ہیں اور بڑا کام کرکے آرہے ہیں۔ 1200 ہینڈ پمپس لگائے جاچکے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

حضور انور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسعت پیدا ہورہی ہے اور مجموعی طور پر 4 لاکھ 50 ہزار افراد نے ان کی خدمات سے استفادہ کیا۔ کل 2 ہزار 500 رضاکار ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کام کررہے ہیں۔ 43 ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہوچکی ہے۔ 50 سے زائد ممالک میں کام کررہی ہے۔ جہاں قدرتی آفات ہوں یا جنگ کے متاثرین ہوں وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔

فری میڈیکل کیمپس

حضور انور نے فرمایا کہ فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ سے بڑا وسیع خدمت خلق کا کام ہورہا ہے۔ گھانا، نائیجیریا، برکینا فاسو وغیرہ میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشنز کئے جاتے ہیں۔ برکینا فاسو میں اس سال آنکھوں کے فری آپریشنز 1632 کی تعداد میں کئے گئے اور اب تک برکینا فاسو میں کل 5 ہزار 644 کی تعداد میں آنکھوں کے فری آپریشنز کئے گئے۔ سیرالیون میں 250، ہیٹی میں 100، گوئٹے مالا میں مجموعی طور پر 142 آپریشنز کئے جاچکے ہیں۔ اس طرح مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہورہا ہے۔

عطیات خون

حضور انور نے فرمایا کہ خون کے عطیات کے ذریعہ سے امریکہ اور دوسرے ممالک میں کام ہورہا ہے جس کا بڑا اچھا مثبت اثر ہورہا ہے۔

چیریٹی واک

حضور انور نے فرمایا کہ چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی نیوزی لینڈ، جرمنی، امریکہ، آئرلینڈ اور یوکے میں مجموعی طور پر 9 لاکھ 68 ہزار ڈالرز سے زائد رقم جمع کرکے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی گئی ہے۔ یوکے میں اس بارے میں سب سے اچھا کام ہورہا ہے۔

قیدیوں سے رابطہ

حضور انور نے فرمایا کہ قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبرگیری کا بھی کام ہورہا ہے۔ برکینا فاسو میں 8 ریجنز میں مختلف مقامات پر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر قیدیوں سے ملاقات کی گئی۔ ان کو کھانے پینے کی چیزیں مہیا کی گئیں۔ 1715 سے زائد مریضوں اور قیدیوں کو تحائف دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں متعدد ممالک میں کام ہورہا ہے۔

نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے کی مہم

حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین سے رابطہ بحال کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا سرفہرست ہے۔ دوران سال 17 ہزار 419 نومبائعین سے رابطہ بحال کیا گیا۔ ان سے بہت عرصہ سے رابطہ ختم ہوگیا تھا۔ گزشتہ 9 سال میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 لاکھ 57 ہزار سے اوپر نومبائعین سے یہ رابطہ بحال کرچکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ نائیجیریا نے اس سال 18 ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ کیا۔ یہاں نومبائعین سے رابطہ کی تعداد 6 لاکھ 4 ہزار سے اوپر ہوچکی ہے۔ سیرالیون نے اس سال 80 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ ان کی تعداد کل 3 لاکھ ہوچکی ہے اور اس طرح اور مختلف ممالک ہیں۔

بیعتیں

حضور انور نے فرمایا کہ امسال ہونے والی بیعتیں 5 لاکھ 55 ہزار 235 ہیں۔ سب سے زیادہ مالی، اس کے بعد نائیجیریا، پھر سیرالیون، گھانا، برکینا فاسو، گنی کناکری، سینیگال، بینن، آئیوری کوسٹ اور کیمرون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں کافی تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے چند ایمان افروز واقعات اور رؤیا صادقہ کے ذریعہ سے بیعتیں کرنے کا احوال اور احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی تبدیلی کے واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا۔ بہرحال مخالفتیں بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی کام کررہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ خوابوں کے ذریعہ، تبلیغ کے ذریعہ اور احمدیوں کا رویہ، سلوک اور ان کی حالت دیکھ کر جماعت میں شامل بھی ہورہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضل اور احسانات ہیں ان کا ہم شکر ادا نہیں کرسکتے۔ بس ہمارا یہ کام ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اپنے آپ کو اس حالت میں ڈھالیں جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کریں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی یقینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ ہوگی اور کوئی مخالفت، کوئی روک اس کام میں حائل نہیں ہوسکتی۔ ہر سال نہیں بلکہ ہر روز ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران اور اختتام پر حاضرین انتہائی جوش وخروش سے اسلامی نعرے بلند کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کے ساتھ ہی دوسرے دن کی جلسہ گاہ کی کارروائی بفضلہ تعالیٰ بخیر وخوبی پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

....

معزز مہمانان کے اعزاز میں عشائیہ

جلسہ سالانہ کی روایات میں جلسہ سالانہ کے درمیانے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ایڈیشنل وکالت تبشیر کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے تمام دنیا سے تشریف لانے والے احمدی اور غیر احمدی وفود، جلسہ سالانہ کے افسران، نائب افسران، چند ناظمین جلسہ سالانہ، مبلغین سلسلہ اور دیگر معزز مہمانان کرام کے اعزاز میں دیا جانے والا ایک عشائیہ بھی شامل ہے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نمازِ مغرب وعشاء کے بعد تبشیر کی مارکی میں جسے ریزروَن بھی کہا جاتا ہے حسبِ معمول اس دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازِ مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد اس دعوت میں شرکت کے لیے ازراہِ شفقت عشائیہ میں رونق افروز ہوئے۔ تمام شاملینِ دعوت نے کھڑے ہو کر حضرت امیر المومنین کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے منسٹرز، ممبرانِ پارلیمنٹ و دیگر معزز مہمانانِ کرام نے کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔

امسال اس دعوت میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد بارہ سَو کے قریب تھی جن میں آٹھ سو سے زائد مرد جبکہ اڑھائی سو سے کچھ زائد خواتین شامل تھیں جبکہ اسّی سے زائد رضا کاران نے اس دعوت کی تیاری اور مہمانانِ گرامی کی خدمت میں کھانا پیش کرنے میں معاونت کی۔

خواتین کی جانب حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بطور مہمانِ خصوصی تشریف فرما تھیں۔

کھانے کے بعد حضور انور ازراہِ شفقت ہالینڈ اور سوئٹزر لینڈ سے تشریف لانے والے مہمانوں کی میز پر تشریف لے گئے اور ان کو ملاقات کی سعادت بخشی۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3 اکتوبر 2014)

ایگری کلچر یونیورسٹی بھیم رائن گڑی میں
محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع رائچور کا خطاب

بھیم رائن گڑی (شاہ پور صوبہ کرناٹک) کے ایگری کلچر کالج کی جانب سے مورخہ 15 اگست 2014 کو مکرم فہیم احمد صاحب نور امیر ضلع رائچور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ آپ ہندوستان کے آئین کے متعلق طلبا سے خطاب کریں۔ محترم امیر صاحب نے انگریزی زبان میں نہایت ہی عمدہ طریق پر ہندوستان کے قانون پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے اختتام پر خاکسار اور محترم امیر صاحب ضلع رائچور نے Dr. R.S. Giraddi Ph.D اور ایشورنائک سپرنٹنڈنٹ انجینئر بھیم رائن گڑی کو حضور انور کی کتاب ورلڈ کرائسس اینڈ پاتھ وے ٹو پیس تحفۃً دی۔

اس پروگرام میں خاکسار اور امیر ضلع رائچور کے علاوہ مکرم ناصر احمد صاحب نور زعیم انصار اللہ بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (طارق احمد مبلغ انچارج رائچور ضلع کرناٹک)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ملکی رپورٹیں

موسیٰ بنی (صوبہ جھارکھنڈ) میں مجلس انصاراللہ ایسٹ سنگھ بھوم و رانچی کے ایک روزہ اجتماع کا انعقاد

الحمدللہ مورخہ 16 اگست 2014 کو بمقام موسیٰ بنی اضلاع ایسٹ سنگھ بھوم و رانچی کی مجالس انصاراللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس صبح سوا دس بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ مکرم مبارک احمد صاحب زعیم انصاراللہ موسیٰ بنی نے کی، عہد مجلس انصاراللہ مرکزی نمائندہ مکرم منور احمد صاحب نے دوہرایا۔ مکرم سید مظہر الحق صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ خاکسار نے پیغام صدر مجلس انصاراللہ بھارت اور سالانہ رپورٹ مجلس انصاراللہ پیش کی۔ مکرم منور احمد صاحب نے اپنے خطاب میں انصار بھائیوں کو اجتماعات و اجلاسات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مکرم منور احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مشرقی و شمالی ہند کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم فہیم احمد صاحب نے کی، نظم مکرم ادریس خان صاحب نے پڑھی۔ اس موقع پر مکرم شیخ فاروق صاحب ضلعی امیر ایسٹ سنگھ بھوم اور مکرم مسعود احمد صاحب ضلعی امیر رانچی، جھارکھنڈ نے انصار سے خطاب کیا۔ خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ دوسرے دن مقامی اخباروں میں اور نیوز چینلز میں اس کی خبر نشر ہوئی۔ (سید جاوید انور ناظم انصاراللہ ایسٹ سنگھ بھوم و رانچی)

موسیٰ بنی میں جماعتی بک سٹال کا انعقاد

مورخہ 24 اگست 2014ء بروز اتوار بمقام موسیٰ بنی ضلعی امارت کی طرف سے ایک بک اسٹال کا انعقاد کیا گیا۔ ٹھیک 9 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ اسٹال کا آغاز ہوا۔ اللہ کے فضل سے اس اسٹال میں 7 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم نیز اردو، ہندی، انگریزی کتب بھی موجود تھے۔ مرکز کی طرف سے موصولہ کتب نبیوں کا سردار، ورلڈ کرائسس احباب کو تحفتاً پیش کی گئیں۔ اطفال و خدام نے دکانداروں و گھروں میں جماعتی لیف لیٹس اور فلائرز تقسیم کئے۔ اس اسٹال میں جماعت کے بارے میں معلومات بہم پہنچانے کیلئے خاکسار، مکرم رزاق احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم فہیم احمد صاحب معلم سلسلہ وقف جدید موجود تھے۔ 6 مقامی اخباروں میں بک اسٹال کی خبریں شائع ہوئیں۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم)

جماعت احمدیہ کٹک میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

جماعت احمدیہ کٹک اڑیسہ میں مورخہ 18 تا 24 اگست کو ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ ضلعی امیر کٹک و مبلغ انچارج ضلع کٹک کے علاوہ جماعت کے بعض دیگر احباب نے قرآن کریم کی خوبیوں اور اس میں بیان شدہ مسائل پر تقاریر کیں۔ اختتامی اجلاس میں مرد حضرات کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں۔ اس موقعہ پر خدام کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں اس موقعہ پر خدام کی طرف سے دینی معلومات پر ایک کوئز پروگرام کیا گیا۔ (سید طاہر احمد۔ امیر ضلع کٹک، اڑیسہ)

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

ابہام اور اشتباہ کی صورت نہ رہے اور ہم لوگ اس بارہ میں ایک معین بنیاد پر قائم ہو جائیں۔

اس نوٹ کے ختم کرنے سے قبل یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام الٰہی میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کی عمر اسی یا اس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 96) اگر اس الہام الٰہی کے لفظی معنے لئے جائیں تو آپ کی عمر 75۔76 یا اسی یا چوراسی، پچاسی سال کی ہونی چاہئے بلکہ اگر اس الہام کے معنے کرنے میں زیادہ لفظی پابندی اختیار کی جائے تو آپ کی عمر پورے ساڑھے پچھتر یا اسی یا ساڑھے چوراسی سال کی ہونی چاہئے اور ایک عجیب قدرت نمائی ہے کہ مندرجہ بالا تحقیق کی رُو سے آپ کی عمر پورے ساڑھے پچھتر سال کی بنتی ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 575 تا 577)

جہاں تک حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی کتاب ''نورالدین بجواب ترک اسلام'' کے حوالہ کا تعلق ہے تو اس حوالے میں بھی تحریف سے کام لیا گیا ہے۔

اوّل تو حضورؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیدائش کا سال 1840ء نہیں بلکہ 1839 بیان کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ حضورؓ اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کی بحث نہیں کر رہے بلکہ آپ کے ذوالقرنین ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ (صفحہ 189) چنانچہ آپ نے عیسوی صدی کے مقابل پر یہودی، رومی، بکرمی، عیسوی انطاکی بنونصر وغیرہ 32 صدیوں کا ایک نقشہ دیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں پائیں اس اعتبار سے آپؑ ذوالقرنین بھی ہیں۔ معترض نے جس نقشے کا ذکر کیا ہے وہ یہ نقشہ ہے نہ کہ عمر کے متعلق۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق جامع بیان دیا ہے لیکن معترض نے اسے پیش نہیں کیا۔ پیش کرتے بھی کیسے بددیانتی اور حق پوشی جو غالب تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں:

''مرزا صاحب مغفور کی عمر کیا تھی جب آپ کا انتقال ہوا۔ اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے تولد کا سن 36، 37 بتایا ہے۔ پس اس شمسی حساب سے آپ کی عمر قمری حساب میں چوہتر، پچھتر ہوتی ہے۔ اور کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور حضرت نے نصرۃ الحق میں قریباً یہی لکھا ہے۔''

(ریویو آف ریلیجنز جلد 7 ص 271)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر آپ کے بہت سے ہم عصر معاونین و مخالفین کے نزدیک چوہتر، پچھتر سال ہی بنتی ہے۔ لکھی ہوئی گواہیاں موجود ہیں۔

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے متعلق مزید لکھا کہ:

''آپ نے دیکھ لیا کہ یہ تمام پیش گوئیاں اپنے اپنے وقت پر غلط اور باطل نکلیں اس لئے مرزا اپنے تمام دعوؤں میں جھوٹا ثابت ہوا اور اپنے اس ارشاد کا اولین مصداق خود ہی ہوا کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔

(نزول مسیح: ص 186)''

(منصف 10 جنوری 2014)

معترض کی اس لن ترانی ڈینگ پر ہم کیا کہیں۔ قارئین گزشتہ کئی قسطوں سے معترض کے صریح جھوٹ اور تحریف کاری کے نمونے دیکھتے آرہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہوئی اور ہر بار معترض کا ہی جھوٹا ہونا ثابت ہوا۔

یہ حوالہ بھی جو معترض نے پیش کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بین دلیل ہے۔ تاریخ احمدیت کی معمولی سی شُدبُد رکھنے والا شخص بھی پنڈت لیکھرام کے نام سے واقف ہوگا۔ اس کی زبان اسلام اور بانی اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف قینچی کی طرح چلتی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بارہا سمجھایا کہ

ہمارے آقا کو گالیاں نہ دو۔ لیکن وہ باز نہ آیا۔ آپ نے جناب الٰہی میں اس کے متعلق توجہ کی تو آپؑ پر ظاہر کیا گیا کہ یہ شخص شدید عذاب میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

آج کی تاریخ سے جو 20 فروری 1893 ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی رُوح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈالکر سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بدن کانپتا ہے اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سُنے اور اُس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔''

(نزول المسیح صفحہ 185-186۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 563-564)

قربان جائیں اس عاشق رسول پر جو ایک شاتم رسول کی بدزبانی پر تڑپ اُٹھتا ہے۔ اس اقتباس سے آپ کے کمال عشق نبیؐ کی عکاسی ہوتی ہے اور پھر خدا نے بھی اس شاتم رسول کو یوں ہی نہیں چھوڑا بلکہ عین آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق 6 سال کے اندر اندر 6 مارچ 1897ء کو بذریعہ قتل ہلاک ہوگیا۔

معترض نے نزول المسیح کا حوالہ دیا ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روز روشن کی طرح پورے ہونے والے 123 نشانات کا گواہوں کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن چونکہ معترض کو تو صرف یہود کی طرح نقالی کرنی تھی اس لئے محض حوالہ نقل کرنے پر اکتفا کیا اصل میں چیک کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

قارئین خود فیصلہ کریں کہ جس انسان کی پیشگوئیاں یکے بعد دیگرے بقول معترض جھوٹی نکل رہی ہوں وہ ایسی بات کرسکتا ہے کہ ''کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے''؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی ہر پیشگوئی سچی ثابت ہوئی ہو۔

پھر معترض نے لکھا:

''مرزا نے بڑے طمطراق سے کہا تھا کہ: ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکم امتحان نہیں ہوسکتا۔'' (تبلیغ رسالت: 1 ص 118) مگر جب اس معیار پر اس کو پرکھا گیا تو محض کھوٹے نکلے اور آپ کی ہر ہر پیشگوئی اپنے تمام اجراء سمیت اس کے کذاب و دجال ہونے کی شاہد نکلی۔''

(منصف 10 جنوری 2014)

واہ واہ! معترض کے چیلو! خوب حق ادا کیا نقالی کا۔ ''محک امتحان'' کو ''محکم امتحان'' بنا دیا۔ معلوم ہوتا ہے منصف کے ایڈیٹر کو ''محک'' کے معنے معلوم نہیں۔ زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہیں تھی صرف لغت کھولکر معنے معلوم کرنے تھے۔ لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ۔

اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا

بس یہی حال ہے معترضین کا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فرمانا کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا، خود آپ کی صداقت کی بڑی بھاری دلیل ہے۔

انبیاء کی پیشگوئیاں ان کی صداقت کی دلیل ہوا کرتی ہیں۔ پھر چاہے وہ ان کی زندگی میں پوری ہوں یا نہ ہوں وہ خود ان پیشگوئیوں کی صداقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک محکم یقین پر قائم ہوتے ہیں۔ ابتدا میں جب انہیں خدا کی طرف سے ایک پیشگوئی کے رنگ میں خبر ملتی ہے تو بظاہر مخالف حالات ہونے کے باعث وہ ایک دیوانے کی بڑ معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے اعلان پر لوگ اس سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں لیکن وہ اس ہنسی ٹھٹھے کی پروا نہیں کرتے۔ چنانچہ سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ فداہ ابی و اُمّی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی پیشگوئیوں پر ہنسی ٹھٹھا کیا گیا۔ لیکن آپؐ کو ان پیشگوئیوں کی صداقت پر ایک لمحہ کیلئے بھی شک نہیں ہوا۔ اور آپ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کی تعمیل میں وہ پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ اس دور میں جو ہستیاں آپ پر ایمان لائیں وہ پہاڑوں جیسی شخصیت تھیں اور ان کا ایمان اٹل چٹان کی مانند تھا۔ انہوں نے ماریں کھائیں پر عہد نہ توڑا۔

پھر جب آپ کی پیشگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آیا اور مکہ فتح ہوگیا تو ان فتوحات کو دیکھ کر بھی لاکھوں لوگ آپ پر ایمان لائے۔ لیکن معترضین آج بھی آپؐ کی ذات بابرکات کو نشانہ بناتے ہیں۔

اسی منہاج نبوت پر اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو پرکھا جائے تو یہی نظارہ یہاں بھی نظر آتا ہے۔ ہر دن خدا تعالیٰ آپ کو کوئی نہ کوئی نشان دکھاتا اور ہزاروں لوگ اس کے گواہ بنتے۔ ہزارہا پیشگوئیاں آپ کی پوری ہوئیں اور لاکھوں لوگ آپ پر ایمان لائے۔ حتیٰ کہ طاعون کی پیشگوئی پوری ہونے پر تو یہ تعداد 4 لاکھ سے تجاوز کرگئی۔

اب اگر واقعی آپ کی پیشگوئیاں نعوذ باللہ ایسی ہی جھوٹی نکل رہی تھیں جیسا کہ معترض نے لکھا تو پھر تو آپ کا تمام سلسلہ درہم برہم ہوجانا چاہئے تھا۔ ایک بھی آدمی آپ کا ساتھ نہ دیتا۔ جھوٹے انسان کی تو سب سے پہلے اس کی اولاد ہی مخالف ہوجاتی ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ سب سے بڑھ کر آپ کی اولاد ہی آپ پر ایمان لاتی ہے۔ حضرت اماں جان فرماتی ہیں کہ مجھے کسی ڈاکٹر یا حکیم یا دوا سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا پر یقین ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی ہزارہا دعاؤں کو بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت پاتے دیکھا۔ احباب میں سے کسی کی اہلیہ شدید بیمار ہے اور وہ حضور کو دُعا کیلئے کہہ کر مریضہ کو شدت مرض میں تڑپتا ہوا چھوڑ کر آرام سے سوجاتا ہے کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ اب معاملہ مسیح وقت نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اسے اپنے رب پر کامل یقین ہے کہ وہ ضرور اس کی دعا کو سنے گا۔ حتیٰ کہ علاقہ کے بعض مخالف ہندو بھی شدت مرض سے تڑپتے ہوئے آپ کے پاس آکر دُعا کی درخواست کرتے ہیں اور یہ مسیح موعود جو مخلوق خدا سے مادر مہربان سے بھی بڑھ کر محبت کرتا ہے۔ ہمدردی خلق کے جذبے سے بے قرار ہوکر دعا کرتا ہے اور خدا سے الہام پاکر ہی ٹلتا ہے۔

پاگل کُتے کا کاٹا ہوا غریب الوطن بچہ جسے کسولی کے انگریز ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے آپ کی دعا سے شفا پاتا ہے۔ غرض یہ کہ مرض الموت میں گرفتار، مقدموں میں ماخوذ، مصائب و آفات کے تختہ مشق آپ کے حضور حاضر ہوکر آپ کی دعاؤں سے ان مصائب سے خلاصی پاتے۔ ان موقعوں پر اکثر اوقات آپ خدا تعالیٰ سے موافق یا مخالف خبر پاکر بذریعہ اشتہارات خلق خدا کو اس سے آگاہ بھی کردیتے اور پھر ایسا ہی وقوع میں بھی آجاتا۔ مخالفین اسلام کے مقابل پر آپ کی پیشگوئیوں کا رنگ جلالی ہوجاتا تھا چنانچہ پنڈت لیکھرام، احمد بیگ، ڈاکٹر ڈوئی، عبداللہ آتھم، سعد اللہ لدھیانوی، چراغ الدین جمونی اور بیشمار معاندین اسلام اور شاتمان رسولؐ آپ کی پیشگوئی کے نتیجہ میں ہی ہلاک ہوئے۔

اب کیا ایک مفتری کے ساتھ خدا ایسا ہی سلوک کرتا ہے۔ قرآن مجید سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مفتری علی اللہ اپنے افتراؤں کے ساتھ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا اور یہاں منزل صدائیں دے رہی ہے اور اس قافلے سے ملنے کیلئے بیتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں نکلا تھا۔ وہ آواز جسے معاندین نے اس کے گھر میں دبانا چاہا وہ اپنے گھر سے نکل کر دنیا کے 206 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ آج دنیا بھر میں حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے والے لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ایک معاند دنیا کے کسی کونے سے مسیح موعودؑ کے خلاف کچھ لکھ بول کر اپنی عاقبت خراب کرتا ہے تو کروڑہا دلوں سے آپ کے حق میں درود و سلام اُٹھتا ہے اور کروڑہا لعنتیں اس بدبخت معاند پر پڑتی ہیں۔ ایک مفتری کو یہ انجام نصیب نہیں ہوتا۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ۔

پھر معترض نے لکھا:

''اس نے حضرت عیسیٰ کی بابت کہا تھا: درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں؟ یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی، پس نادان اسرائیلی (یسوع مسیح) نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔'' لیکن ملاحظہ فرمائیے کہ خود مرزا کی پیشگوئیاں کس نوعیت کی تھیں اور ان کے جو نتائج ظہور پذیر ہوئے وہ کیسے تھے۔ کیا اس ''نادان اسرائیلی'' کی پیشگوئیوں سے بھی زیادہ معمولی نوعیت کی پیشگوئی کرنے والا انسان ''دانا'' اور ''کارآمد'' کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔''

(مصنف 10 جنوری 2014)

معترض کے کہنے کا مطلب یہ ہے حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو درماندہ اور نادان کہا اور ان کی پیشگوئیوں کو معمولی باتیں کہا اور خود آپ کی پیشگوئیاں حضرت عیسیٰؑ کی پیشگوئیوں سے بھی معمولی تھیں۔ معترض کے اس قول سے پہلا تاثر جو ملتا ہے وہ یہ کہ نعوذ باللہ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی اور انہیں بُرے القاب سے یاد کیا۔

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کسی بھی جگہ حضرت عیسیٰ یا مسیح علیہ السلام جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے کو توہین آمیز کلمات سے یاد نہیں کیا۔ ہاں آپ نے عیسائیوں کے فرضی مسیح کا ذکر ضرور کیا ہے اور وہ بھی مسلسل 40 سال عیسائیوں کی طرف سے بانی اسلام کے خلاف سخت دلآزار کلمات سننے کے بعد۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''ہمارا عقیدہ حضرت مسیح علیہ السلام پر نہایت نیک عقیدہ ہے اور ہم دل سے یقین رکھتے ہیں کہ وہ خدائے تعالیٰ کے سچے نبی اور اس کے پیارے تھے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ جیسا کہ قرآن شریف ہمیں خبر دیتا ہے اپنی نجات کے لئے ہمارے سید و مولیٰ **محمد** مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لائے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے صدہا خادموں میں سے ایک مخلص خادم وہ بھی تھے۔ پس ہم ان کی حیثیت کے موافق ہر طرح ان کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں لیکن عیسائیوں نے جو ایک ایسا **یسوع** پیش کیا ہے جو **خدائی** کا دعویٰ کرتا تھا اور بجز اپنے نفس کے تمام اوّلین آخرین کو لعنتی سمجھتا تھا یعنی ان بدکاریوں کا مرتکب خیال کرتا تھا جن کی سزا لعنت ہے ایسے شخص کو ہم بھی رحمت الٰہی سے بے نصیب سمجھتے ہیں قرآن نے ہمیں اس گستاخ اور بدزبان یسوع کی خبر نہیں دی اس شخص کی چال چلن پر ہمیں نہایت حیرت ہے جس نے خدا پر مرنا جائز رکھا اور آپ خدائی کا دعویٰ کیا اور ایسے پاکوں کو جو ہزارہا درجہ اس سے بہتر تھے

گالیاں دیں۔ سو ہم نے اپنی کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور خدائے تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ ابن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں اور یہ طریق ہم نے برابر چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔‘‘

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 374-375)

حضرت مسیح موعودؑ کا جو قول معترض نے نقل کیا ہے وہ بھی ایسا ہی ہے۔ پادری فتح مسیح نے سن 1895 میں فتح گڑھ سے آنحضورؐ کی شان اقدس میں نہایت گندہ گالیوں سے پر خط لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روانہ کیا جس میں العیاذ باللہ آنحضورؐ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اس پر آپ کو سخت قلق اور رنج گزرا اور آپ نے رسالہ نور القرآن نمبر 2 تصنیف فرمایا اور اس میں عیسائیوں کے فرضی یسوع کے متعلق عیسائیوں کے ہی عقائد پیش کئے۔

اس خط میں علاوہ آنحضورؐ کے خلاف سب وشتم کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بابت عبد اللہ آتھم کا بھی انکار کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں انجام آتھم میں فرمایا کہ درحقیقت یہ پیشگوئی آنحضورؐ کی تھی کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کیلئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد ﷺ کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ کی آتھم کے قصہ کے متعلق ہے۔‘‘

(انجام آتھم صفحہ 288 روحانی خزائن جلد 11)

الغرض حضرت مسیح موعودؑ نے اس پیشگوئی کی جو دراصل آپؑ کی نہیں بلکہ آنحضورؐ کی تھی، اس طرح توہین اور تحقیر ہوتے دیکھی تو عیسائیوں پر ان کے فرضی یسوع کی پیشگوئیوں کی حقیقت ظاہر فرمائی۔ آپ کا یہ اقدام دراصل آنحضورؐ سے سچی محبت کے نتیجہ میں تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلّہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیّار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنالیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔.....

بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا (اگر پادری اب بھی اپنی پالسی بدل دیں اور عہد کرلیں کہ آئندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے) کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کردیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔ اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ نادان پادریوں کو چاہئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئیاں زلزلوں کے متعلق کیں وہ دو اور دو چار کی طرح صحیح ثابت ہوئیں اگر معترضین کسی معین پیشگوئی کے متعلق اعتراض کریں تو انہیں حقائق سے آگاہ کیا جاسکتا ہے۔

(جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولیٰ کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (ادارہ)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر: 7088 میں محمد نور احمد ولد محمد نیاز احمد قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 30 مارچ 1988ء پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی، غازی پور تارا پور مونگیر۔ صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبین اختر　　العبد: محمد نور احمد　　گواہ: بدر الاسلام

مسل نمبر: 7089 میں محمد الیاس رشی ولد محمد یوسف رشی (مرحوم) قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 20 فروری 1992ء پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد۔ ڈاکخانہ آسنور۔ تحصیل دمحال ہانجی پورہ، ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 اپریل 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد شیخ　　العبد: محمد الیاس رشی　　گواہ: ظفر اقبال

مسل نمبر: 7090 میں امۃ الرابعہ بنت عبد الحمید پڈر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 20 جون 1989ء پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 مئی 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلال الدین پڈر　　الامۃ: امۃ الرابعہ　　گواہ: محمد حمید اللہ حسن

مسل نمبر: 7091 میں سیدہ عذرا شاہین بنت سید امداد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 5 اگست 1995ء پیدائشی احمدی ساکن چک ایمر چھ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک جوڑی سونے کی بالیاں قیمت بوقت خرید 2200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید امداد علی معلم وقف جدید　　الامۃ: سیدہ عذرا شاہین　　گواہ: قریشی مظفر احمد

مسل نمبر: 7092 میں سید محسن علی (وقف نو 1074B) ولد سید امداد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 4 مئی 1998 پیدائشی احمدی ساکن چک ایمر چھ (خانپورہ) ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 مئی 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید امداد علی　　العبد: سید محسن علی　　گواہ: قریشی مظفر احمد

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

خاتون آئی ہوئی تھیں۔ مسز برتھا کہتی ہیں کہ آج سے پہلے میں اسلام سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن مسجد مریم میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور مسجد مریم کے حوالے سے افتتاحی خطاب سنا ہے۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پھر ایک اخباری صحافی کہتے ہیں کہ یہ خطاب سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ تقریر میں انہوں نے اسلام احمدیت کی وضاحت کی اور بتایا کہ بعض شدت پسندوں نے اسے بگاڑ دیا ہے اور بڑے عمدہ رنگ میں اسلام کی امن محبت اور برداشت کی تعلیم پیش کی اور یہ تقریر مدلل اور واضح تھی یہ بھی سن کر بڑا علم حاصل ہوا۔

ایک مہمان تھیں جو آئرلینڈ قومی اسمبلی کی ممبر ہیں کہتی ہیں پہلے تو شکریہ ادا کرتی ہوں کہتی ہیں اپنے حلقے میں بہت سے احباب کو جانتی ہوں اور بڑے فعال ہیں یہ لوکل سطح پر۔ یہ احمدی سارے ہمارے معاشرے میں بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جماعت کی خواتین کی تنظیم بھی چیریٹی ہمیں دیتی ہے۔ پھر جو گالوے کاؤنٹی کی ڈویژن کی پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ تھے کہنے لگے کہ اس میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے اور مجھے بخوبی علم ہے کہ اسلام احمدیہ شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ نے اس مسجد کا نام حضرت مریم علیہا السلام کے نام پر رکھا ہے۔ پھر ایک سیاستدان احمد صاحب بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ 2010ء میں مجھے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شمولیت کا بھی موقع ملا اور مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ آج یہ مسجد مکمل ہوگئی اور میں افتتاح کے لئے بھی آیا ہوں۔ اور جماعت کی محبت اور پیار کی تعلیم سے بڑے متاثر ہیں۔ مسجد کے ساؤنڈ سسٹم کے لئے ایک عیسائی تھے کمپنی کے مالک۔ کہتے ہیں یہاں آکر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آرہی ہے مجھے مسجد آکر ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ پھر آر ٹی ریڈیو چینل ہے آرٹی وی تو یہاں بھی سکائی پر بھی آتا ہے ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک ملین ہے انہوں نے جمعہ بھی ریکارڈ کیا تھا اور جمعہ کے بعد پھر میرا انٹرویو بھی لیا تھا جس کو انہوں نے اپنے پروگرام میں تقریباً اسی طرح دکھا بھی دیا بغیر کسی ایڈٹ کرنے کے۔ پھر آرٹی ون کے نمائندے جنہوں نے انٹرویو لیا تھا تو اسلام کے بارے میں سوال کیا کہ آپ کا نعرہ تو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے اور جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ فکرمند یا پریشان نہیں کرتا آپ کو؟ اس پر میں نے یہی کہا تھا ان کو کہ اسلام تو یہ سکھاتا ہے کسی کا حق نہ مارو کسی کی حق تلفی نہ کرو کسی پر زیادتی نہ کرو اور ہم تو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور اسی بنیاد پر یہ ہمارا ماٹو ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ دنیا کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو میں نے یہ ہی بتایا کہ دنیا جس تیزی سے فسادات میں ملوث ہو رہی ہے اس میں صرف اسلامی ممالک کا سوال نہیں ہے بلکہ اس میں یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں اب اور یہ لپیٹ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اگر صبر اور تحمل کا مظاہرہ نہ کیا، اگر امن کے قیام کی کوششیں صحیح طرح نہ کی گئیں تو ایک بہت بڑی تباہی آئے گی جس کو قابو کرنا مشکل ہو جائے گا اور یہ تباہی تیسری جنگ عظیم ہے اس کا بھی انہوں نے اپنی خبروں میں ذکر کیا۔

اسی طرح ہمارے آئرلینڈ جماعت کے صدر اور مبلغ انچارج کا انٹرویو بھی لیا انہوں نے۔ پھر گالوے ایف ایم ریڈیو ہے اس نے بھی نشر کیا ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ پھر آئرلینڈ کا نیشنل اخبار ہے آئرش ٹائمز اس نے بھی خبر دی 29 ستمبر کو اور پورے تقریباً پونے صفحے کی خبر تھی اور تصویروں کے ساتھ بڑی مسجد کے ساتھ میری تصویر کے ساتھ دی۔ انٹرویو بھی لیا تھا اس نے آکے۔ انٹرویو کے حوالے سے کچھ کوٹ بھی اس نے بیان کئے۔ اس اخبار کے قارئین جو ہیں ایک لاکھ اکاسی ہزار ہیں اور انٹرنیٹ پر تقریباً چار لاکھ چوراسی ہزار سے زائد لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں پڑھتے ہیں۔ پس جہاں ہم مسجد بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان بھی پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشتا ہے۔ یہ سب برکات و تائیدات اور تبلیغ اور تعارف کے جو نئے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا ہے ہماری تو معمولی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات ہوتی ہیں۔ جن سے ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ فرمایا یہ بھی ایک عادت اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب خدا تعالیٰ کے نشانات کو کھینچتی ہے۔ بہر حال اللہ کرے کہ ان نام نہاد علماء اور خود غرض لیڈروں کے چنگل سے یہ مسلمان نکل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے والے بنیں اور اس امام کو قبول کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ ہمارے تو یہ شہید کرتے ہیں ایک شہید ہوتا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں کیا ان کو سکون ملتا ہے۔ ان کے سینکڑوں روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتے میں مر رہے ہیں۔ پاکستان میں ہی دیکھ لیں آپ۔ فساد ہے ہر طرف بے چینی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اپنے فرائض کو پورے طور پر احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

آج بھی میں ایک شہید کا بھی جنازہ پڑھاؤں گا جن کو میر پور خاص میں شہید کیا گیا اور دو اور جنازے بھی ہیں ایک تو جنازہ حاضر ہے پہلے اس کے ساتھ ہی سارے جنازے ہوں گے۔ ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ کا یہ ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب آئرلینڈ کی اہلیہ تھیں۔ یہ 27 ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مکرم قریشی محمد کریم صاحب راولپنڈی کی بیٹی تھیں اور حضرت حافظ محمد امین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ یہ بیاہ کر 2000ء میں آئرلینڈ آئیں۔ یہاں آئرلینڈ میں لمبا عرصہ آپ کو لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح 2009ء سے اپنی وفات تک ایسٹ ریجن کی نائب صدر لجنہ مقامی کے فرائض بھی انجام دیتی رہیں۔

جس شہید کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مکرم مبشر احمد صاحب کھوسہ ابن مکرم محمد جلال صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص ہیں جن کو 22 ستمبر کو ساڑھے سات بجے رات ان کے کلینک میں یہ پریکٹس کرتے تھے۔ ان کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر مبشر صاحب مالی اپنی کلینک پر معمول کے مطابق مریض چیک کر رہے تھے۔ دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور ان میں سے ایک شخص نے کلینک میں داخل ہو کر مکرم مبشر احمد صاحب پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجہ میں پانچ چھ گولیاں شہید مرحوم کے سر اور سینے میں لگیں جس سے موقع پر ہی وفات ہوگئی۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت بطور سیکرٹری تربیت نو مبائعین کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو ئی تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کی امارت کے دور میں ضلعی عاملہ کے ممبر رہے۔ جو بھی نو مبائعین آتے ان کے کھانے کا انتظام کرتے۔ ان کے پاس کرایہ نہ ہوتا تو اپنی جیب سے کرایہ بھی دیتے۔ خدمت خلق کا بڑا شوق تھا۔ کشمیر کا زلزلہ آیا تو میڈیکل ٹیم کے ساتھ وہاں گئے۔ 22 دن تک خدمت کا موقع ملا۔ بہر حال قربانی کے میدان میں صف اول میں سے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اپنے ساتھیوں اور جماعتی عہدیداران کی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت عشق کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ باجماعت نمازی تھے نفل پڑھنے والے تھے درود پڑھنے والے تھے۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے ہمیشہ درگزر سے کام لیتے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور بڑے باوقار اور بارعب شخصیت تھے۔ سینتالیس سال کی عمر تھی۔ موصی تھے۔

تیسرا جنازہ جو ہے الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب صدر زائن جماعت اور نائب صدر انصار اللہ یو ایس اے کی اہلیہ تھیں۔ بیمار تھیں کچھ عرصہ سے کافی زیادہ۔ نماز ظہر کی تیاری کر رہی تھیں تو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ سسٹر نعیمہ لطیف 21 مئی 1939ء کو ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے ویسٹ ورجینیا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے امریکن آرمی کے شعبہ میڈیکل کے رضا کارانہ طور پر کام شروع کیا۔ جنگ کے دوران زخمی ہونے والے فوجیوں کی دیکھ بھال کا کام کیا۔ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی قانون کی پاسدار اور امن پسند خاتون تھیں۔ 1974ء میں احمدیت قبول کی اور خود مطالعہ کر کے بڑی تیزی سے ایمان و اخلاص میں ترقی کی۔ یہاں تک کہ یو۔ کے کے جلسہ سالانہ 2000ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی تو حضور نے ان کو فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جیسے آپ پیدائشی احمدی مسلمان ہیں۔ سسٹر نعیمہ نے اپنی زندگی میں کبھی نماز جمعہ نہیں چھوڑی۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہونے والی تھیں۔

خلافت اور خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیار تھا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے خاوند اور بچوں کو بھی حوصلہ دے اور صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ ان کی مشکلات دور فرمائے۔

❁❁❁

ضروری اعلان

مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان 2014 کے موقعہ پر شائع ہونے والے ہفت روزہ بدر کے خصوصی نمبر کیلئے جماعتی مساعی پر مشتمل تصاویر ہمیں ارسال فرمائیں۔ نیز فوٹو کی تفصیل بھی ساتھ تحریر کریں۔ (ایڈیٹر)

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 16 Oct 2014 Issue No. 42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

Printed & Published by Munir Ahmad Hafizabadi M.A and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian,District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Munir Ahmad Khadim

جہاں ہم مسجد بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان بھی پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشتا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03ر اکتوبر 2014 بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اسلامی تعلیم کی رو سے دین اسلام دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اول ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاملہ کرنا‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلام نے تعلیم کے دو حصے کئے ہیں اول حقوق اللہ اور دوئم حقوق العباد۔حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرے۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔اس طرح کے بہت سے ارشادات اور تحریرات ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں دیئے ہیں اور یہی حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے کی تعلیم ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے اور یہی تعلیم ہے جسے ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو دنیا حیران رہ جاتی ہے اور جب اسلامی تعلیم کی جزئیات کی تفصیل پیش کی جاتی ہیں تو سننے والوں کی حیرانی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ عام طور پر غیر مسلم دنیا نے تو مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام کے بارے میں یہی باتیں سنی ہیں کہ اسلام شدت پسندی اور حقوق غصب کرنے کا مذہب ہے اور اپنی دلیل کو مسلمان گروہوں کے عملی نمونے پیش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں جو بدقسمتی سے بعض مسلمان گروہ اور افراد دکھا رہے ہیں۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ جب اسلامی تعلیم کی حقیقت قرآن کریم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے اور خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونے کے حوالے سے پیش کی جائے تو ان پر حقیقت کھلتی ہے۔اور جب یہ بتایا جائے کہ اس تعلیم کے لاگو کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا ہے اور جماعت احمدیہ اس کا پرچار بھی کرتی ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے تو دنیا کی توجہ جماعت کی طرف پیدا ہوتی ہے۔میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں اچھے رنگ میں یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔ بہرحال اس وقت میں اس کی تفصیل میں جانے کی بجائے۔ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح تھا۔آپ سب نے میرا خطبہ بھی وہاں سے سنا ہوگا اور پھر شام کو جب ریسپشن کا پروگرام تھا۔ وہ بھی لائیو نشر کیا گیا تھا۔ وہ بھی سنا ہوگا۔اس میں میں نے اس اسلامی تعلیم کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں اور عموماً غیروں کے سامنے میں اسی حوالے سے بات کیا کرتا ہوں جس کا غیروں پر غیر معمولی اثر بھی ہوتا ہے۔

وہاں گالوے آئرلینڈ میں بھی جو ہمارے مہمان آئے ہوئے تھے ان پر بھی اثر ہوا۔اس کے علاوہ پریس انٹرویوز اور سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ بھی اسلام کی تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔ ان پر بھی اثر ہوا جس کا اظہار ہر ایک نے کیا۔آئرش لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ مثبت یا منفی اظہار کھل کر کر دیتے ہیں۔ یا بات اگر پسند نہیں آئی تو پھر خاموش رہتے ہیں بلا وجہ کی تعریف نہیں کرتے۔تو آج میں اس دورے کے حوالے سے کچھ باتیں کچھ تاثرات ان لوگوں کے بیان کروں گا جس کو دیکھ کر سن کر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور توفیق ملتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کا تعارف اور اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ آئرلینڈ میں جب میں وہاں پہنچا ہوں تو اگلے دن جماعت نے پارلیمنٹ ہاؤس میں سپیکر اور بعض پارلیمنٹیرین کے ساتھ ملاقات کا ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جو بڑے اچھے ماحول میں ہوا۔آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے سپیکر سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت سے تعارف ہے اور آپ کی جماعت کے کاموں کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اگرچہ یہ جماعت یہاں چھوٹی ہے لیکن بڑی فعال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ بہرحال ان سے باتیں ہوئیں۔ جماعت جو خدمت کر رہی ہے افریقن ممالک میں اس کے بارے میں ان کو میں نے بتایا کہ کس طرح ہم ہسپتال سکول چلا رہے ہیں۔غریب لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہے ہیں اور دوسرے رفاہی کام کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ بغیر کسی تفریق کے ہو رہا ہے۔جس چیز نے ان کو حیران کیا وہ یہ تھی کہ جب میں نے ان کو بتایا کہ ہمارے سکولوں میں مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اس میں آزادی ہے کوئی زبردستی نہیں۔ایک نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا موقع کبھی ہوا ہے۔ یا اگر پیدا کیا جائے کہ غیر از جماعت یا غیر احمدی علماء سے یا ان کے لیڈروں سے جو جماعت کے خلاف ہیں بیٹھ کر کسی پلیٹ فارم پر بات کی جائے۔ میں نے کہا ہم تو ہمیشہ تیار ہیں اور تم لوگ اگر کوئی مہیا کر سکتے ہو ایسا پلیٹ فارم تو ہم وہاں بھی جانے کو تیار ہیں اور مجھے پتا ہے کہ وہ لوگ نہیں آئیں گے۔ پھر عورتوں کی آزادی کے حوالے سے بات ہوئی۔ان کو سمجھایا گیا اور کافی تسلی ہوئی ان کی۔ پھر فرقہ واریت کے بارے میں بھی انہوں نے سوال کیا کہ کیوں شیعہ سنی ہیں؟ اس پر میں نے ان کو بتایا کہ جس طرح یہودی اور عیسائی فرقے میں بٹے ہوئے ہیں اس طرح اسلام میں بھی ہیں لیکن اسلام کے ان فرقوں کی پیشگوئی تو پہلے ہی تھی اور یہی جماعت احمدیہ کی بنیاد کی وجہ ہے کیونکہ آنیوالے نے ان سب فرقوں کو اکٹھا کرنا تھا یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

ڈپٹی میئر گالوے کاؤنٹی نے کہا کہ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے۔ پھر ڈپٹی سپیکر نیشنل پارلیمنٹ مائیکل پیک اٹ نے کہا۔ بڑی خوبصورت تقریب تھی یہ اور میرے پیغام کے بارے میں کہا کہ محبت اور امن کے بارے میں یہ خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزاء ہے اور اس خطاب سے پتا چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔ پھر ایک مہمان جو آئے تقریب میں کہتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوں اور آپ کے محبت اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر ایک مہمان نے کہا کہ کوئی شک نہیں کہ آجکل لوگ بہت خوفزدہ ہیں اسلام سے مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔خلیفہ نے ہمیں اسلام اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کے لئے بہت اطمینان بخش تھا۔آج کی تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

پھر ایک مہمان جینی مکلین کہتے ہیں میرے خطاب کے بارے میں کہ انہوں نے بعض بہت ہی اہم امور کا ذکر کیا اور کہتے ہیں کہ ہر شخص جو خلیفہ کا خطاب سن رہا تھا بہت متاثر دکھائی دیا۔ پھر ایک خاتون تھیں مہمان، کہتی ہیں جو امن کا پیغام دیا ہے اور جہاد کی وضاحت کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور مسجد کا نام ہی معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دے رہا ہے۔ یہاں آ کر اسلام کے متعلق مجھے ایک نئی قسم کی آگاہی ہوئی ہے۔ پھر گالوے کاؤنٹی کے ایک کونسلر ٹام ہیلے کہتے ہیں کہ اللہ کرے کہ آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سفیر بنیں۔ پھر ایک خاتون مہمان جو ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈبلن کی ڈپٹی پرنسپل تھیں کہتی ہیں کہ مجھے یہ مسجد کا نام مریم رکھنا بڑا اچھا لگا۔اور اس خطاب سے مجھے پتا چلا کہ اسلام میں مریم کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔میرے نزدیک یہ بہت دلکش نکتہ ہے جو ان تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو اسلام کے خلاف بولتے ہیں۔ اسلام کے متعلق مجھے اتنا علم نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر اسلام کا انتہائی اچھا تاثر قائم ہو گیا۔ ایک جرنلسٹ

(باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ وڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان